مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوۃ کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۴
شمارہ ۱۰

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ

قربانی تمام انبیاء کی سنت ہے

نبوت بطور پیشہ یا کاروبار

قادیانی نے
۴۶ هزار روپیہ
هضم کر لیا، موت
اسے هضم کر گئی!

50
لماریوں
ں سے
یک
انوکھی
پیشکش

حنیف رامے، مرزا طاہر لندن پیکٹ؟

صدرِ پاکستان سے

اے جنابِ صدرِ پاکستان اے عالی وقار
آپ سے کچھ عرض کرنا ہے بعجز و انکسار

آپ ہیں اسلام کے اور آپ کا اسلام ہے
حفظِ ناموسِ نبوت آپ ہی کا کام ہے

آج بھی مرزا کو کہتے ہیں جو مہدی اور مسیح
کیا مٹا سکتے نہیں ہیں آپ یہ رسمِ قبیح

قادیاں والے کے جتنے بھی حواری تھے جناب
اُن کو دیتے ہیں رضی اللہ عنہ کا اب تک خطاب

آسماں اِن پر گرے یا اِن کو کھا جائے زمین
زوجۂ مرزا کو کہتے ہیں یہ ام المؤمنین

وہ یہ لکھتا ہے کہ میری جیب میں ہیں سو حسین
کیا یہ پڑھ سُن کر کسی مومن کو آسکتا ہے چین

کیا یہ سب بے غیرتی برداشت ہم کرتے رہیں
زہر کے یہ جام ہم پیتے رہیں، مرتے رہیں

ان کے ہونٹوں کے لئے کیا کوئی بھی تالا نہیں
کیا یہاں اسلام کا کوئی بھی رکھوالا نہیں؟

اس نبیؐ کا واسطہ کیجئے کچھ ان کا احتساب
جس نبیؐ کی گرد پا سے آپ ہیں عزت مآب

چھین لیں اِن سے کلیدی کرسیاں ساری حضور
غیر کے جاسوس لے ڈوبیں گے اک دن بے قصور

آنچ آنے دیں نہ کوئی ملک پر، اسلام پر
ہم ہیں کٹ مرنے کو حاضر مصطفٰیؐ کے نام پر

شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی شیخوپورہ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوة
کراچی
۲۸ ذیقعد تا ۴ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ
مطابق
۱۶ تا ۲۲ اگست ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱۔ خصائل نبوی	۳
۲۔ ابتدائیہ	۵
۳۔ قربانی تمام انبیاء کی سنت ہے	۷
۴۔ ۵ الماریاں میں سے	۹
۵۔ آپ کے مسائل	۱۰
۶۔ قادیانی وکیل کو جواب	۱۲
۷۔ گستاخان رسول	۱۴
۸۔ کذاب مدعیان نبوت	۱۶
۹۔ بزم ختم نبوت	۱۸
۱۰۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی	۲۱
۱۱۔ اخبار ختم نبوت	۲۳

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک
سالانہ ۷۰/- روپے — ششماہی ۳۰/- روپے
سہ ماہی ۲۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف چتوالی	پشاور — نور الحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	کنری — ایم عبدالواحد
بہاولپور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
پیرمحل — حافظ خلیل احمد راٹھور	ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف لی اللہ

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ناروے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشس — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے حکیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت تواضع فرمانے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے زیادہ متواضع تھے صوفیہ کہتے ہیں کہ حقیقۃً تواضع تجلی شہود کے دوام بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تواضع کے واقعات ایک دو نہیں ہزاروں سے زائد ہیں۔ اس لیے ان کا احاطہ تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ تاہم نمونۃً مصنف نے کچھ ذکر فرماتے ہیں ایک مرتبہ کسی سفر میں چند صحابہؓ نے ایک بکری ذبح کر کے کھانے کا ارادہ فرمایا اور اس کا کام تقسیم فرمایا ایک نے اپنے ذمہ ذبح کرنا لیا۔ دوسرے نے کھال نکالنا، کسی نے پکانا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پکانے کے لیے لکڑی اکٹھی کرنا میرے ذمہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کام ہم لوگ خود کر لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ بخوشی کر لو گے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں ممتاز بنوں اور اللہ جل جلالہٗ بھی اس کو پسند نہیں فرماتے۔ ایسے ہی اور سینکڑوں واقعات ہیں۔ اس باب میں مصنف نے تیرہ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱۔ حدثنا احمد بن منیع وسعید بن عبدالرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا حدثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن عبید اللہ عن عبداللہ ابن عباسؓ عن عمرؓ بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ بن مریم انما انا عبد فقولوا عبد اللہ ورسولہٗ۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میری ایسی تعریف مبالغہ آمیز مدح نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا (کہ اللہ کا بیٹا ہی بنا دیا) میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس لیے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ یعنی ایسی کوئی تعریف نہ کرو جو بندگی کے منافی ہو۔

فائدہ اس میں رب کے ساتھ شرکت پائی جاتی ہو۔ کہ بندہ بہرحال بندہ ہے اسی طرح کوئی ایسی تعریف نہ کرو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کا قاصد ہونے کے خلاف ہو۔

۲۔ حدثنا علی بن حجر حدثنا سوید بن عبدالعزیز عن حمید عن انس بن مالک ان امرأۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان لی الیک حاجۃ فقال اجلسی فی طریق المدینۃ شئت اجلس الیک

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ تخلیہ میں عرض کرنا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی سڑک کے راستہ پر بیٹھ جا، میں وہیں آکر سن لوں گا۔

فائدہ بعض روایات میں وارد ہے کہ یہ عورت کچھ بے عقل سی تھی اس کے باوجود ان کی باتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنتے رہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ راستہ میں بیٹھنے کا ارشاد اس لیے تھا کہ اجنبیہ کے ساتھ تنہائی نہ ہو۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ چونکہ ان کی عقل میں فتور تھا۔ اس لیے ظاہر ہے کہ گلی کوچوں میں پھرتی رہتی ہوں گی۔ اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں تشریف لے جا کر بات سننے کو ارشاد فرمادیا۔ بندہ کے نزدیک بعید نہیں کہ ایسی عورتوں کو زنانہ مکان پر بلانے میں متعلقین کو دقتیں اور مشکلات پیش آیا کرتی ہیں۔ جیسا کہ بسا اوقات مشاہدہ ہوتا ہے اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سڑک پر ہی بات سن لی۔

ضروری تصحیح

۹ تا ۱۵ اگست کے شمارہ میں جلد اور شمارہ نمبر درج نہیں ہو سکا۔ قارئین سے اس پر جلد ۴ اور شمارہ ۹ درج کر لیں تاکہ فائل کی ترتیب میں آسانی ہو۔

"ادارہ"

امریکن سی آئی اے کا نیا پروگرام

پوری دنیا خاص طور پر مسلم ممالک میں امریکن سی آئی اے خاص بدنام ہے۔ اس کے تنخواہ دار کارندے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں امریکہ مخالف حکومتوں کے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے راز حاصل کرنا اور جس ملک کی حکومت ذرا ٹیڑھی یا امریکہ کی طرف سے آنکھیں پھیر لے اس کا تختہ الٹ کر اپنے پسندیدہ ایجنٹوں کو برسر اقتدار لانا یہ امریکن سی آئی اے کے پروگرام اور مقاصد میں شامل ہے ـــــــ ایک دور تھا جب برطانیہ کا پوری دنیا طوطی بولا کرتا تھا یہاں تک کے بقول ان کے ہ درختوں کے پتے ان کی اجازت کے بغیر نہیں ہلتے تھے سورج ان کی اجازت سے مغرب میں غروب ہوتا تھا۔ ـــــــ ہم دور کیوں جائیں اس نے ہماری اس سرزمین پر غاصبانہ قبضہ کیا اور اسے مضبوط و مستحکم بنانے کیلئے بڑے بڑے زمینداروں کو خریدا۔ پیروں اور گدی نشینوں کو خریدا مولویوں کو خریدا صحافیوں کو خریدا، دانشوروں اور ادیبوں کو خریدا انہیں جائدادیں بخشیں، سرکے خطاب دیے، اچھے عہدوں کرسی پر بٹھا کر غریب عوام پر ان کی دھونس جمائی، وظیفے مقرر کیے، بڑے بڑے عہدے دیے اور جب اس طرح بھی کامیابی نہ ہوئی تو مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت کی انگریزوں کے خلاف جذبہ جہاد کو فرو کرنے کیلئے اپنے زر خرید دانشوروں اور ادیبوں سے اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات کے خلاف کتابیں لکھوائیں مال القاب اور جائداد کی تقسیم کے باوجود جب منہ کی کھانی پڑی تو امام الانبیاء سرکار مدینہ تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے خاندانی میں ایک مغل زادے مسٹر غلام احمد قادیانی کو جس کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے وسیع زمین اور جائداد ان کا حق نمک ادا کرنے حاصل کی تھی مد مقابل کھڑا کیا

آج برطانیہ کے سارے کرتوت امریکن سی آئی اے نے سنبھالے ہوئے ہیں اور وہ مذکورہ مقاصد کو بروئے کار لانے کیلئے منظم اور مربوط انداز میں سرگرم عمل ہے۔ جب سے ایران میں جناب خمینی صاحب برسر اقتدار آئے ہیں شیعہ تحریک کو خاصی بڑھوتی اور تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اس تحریک کو دیکھ کر امریکن سی آئی اے کے منہ میں پانی بھر آیا ہے، اسکی کوشش ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو کر اس کو اپنے ڈھب میں ڈھالا جائے اس سلسلہ میں روزنامہ امن کراچی اشاعت ۲۳ جولائی نے مندرجہ ذیل انکشاف کیا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ جولائی (واسن نیوز) اٹیلی جنس ذرائع سے خبر دی گئی ہے کہ امریکہ کی سرکاری ایجنسیاں بین الاقوامی شیعہ تحریک میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں سی آئی اے کا خیال ہے کہ شیعہ بنیاد پسندوں کا نفیہ جال فلسطینی تحریک مزاحمت کی طرح کئی ممالک میں پھیلا ہوا ہے ان کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ ایف بی آئی کے ایک ایجنٹ نے اس سلسلے میں قابل ذکر رہنمائی کی ہے۔ فلوریڈا کی ایک پرنٹنگ کمپنی سے جہاں عراقی حکومت کے لیے پاسپورٹ اور فوجی شناختی کارڈ چھاپے جاتے ہیں۔ ان دستاویزات کی چوری کے سلسلے میں عراقی شیعوں کو گرفتار کیا گیا ہے ایف بی آئی کو یقین ہے کہ اس نے عراقی شیعوں کو پھنسا لیا ہے جن کی قیادت ایک شخص صالح شبر کر رہا تھا عرب ذرائع کے مطابق پانچ لاکھ عراقی جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ جنہیں صدر صدام حسین نے سفری دستاویزات سے محروم کر رکھا ہے جس کی وجہ سے وہ بے وطن ہو گئے ہیں۔ چوری کی جانے والی دستاویزات ان افراد کے لیے مفید ہو سکتی تھیں اور دعوۃ پارٹی کے چھاپہ ماروں کے لیے مفید ہو سکتی تھیں بعد

مسٹر صدام کیخلاف خفیہ طور پر کام کر رہی ہے خبروں کے مطابق امریکی حکام انتہائی خفیہ "دعوۃ" قیادت سے رابطہ قائم کرنے کے لئے نعمان شبر اور اس کے ساتھیوں کو استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے علاوہ تمام عالمی شیعہ سرگرمیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں سی آئی اے اور ایف بی آئی کی طرف سے بیروت ایئرپورٹ سے اغوا کئے گئے امریکی طیارے میں سوار عرب کے ڈرائیور رابرٹ کے قاتلوں کی فوری شناخت اور ان کی گرفتاری کے لئے بھی کوشش شروع ہو گئی ہے۔ امریکی حکام شیعوں کے بارے میں ایک کے نرم مراکز سے تحقیقات کر رہے ہیں جو عرب میں مقیم اثنا عشری پر مشتمل ہیں ایسے کئی افراد کو اسلامی تحریک کے سلسلے میں گرفتار بھی کیا جا چکا ہے یہ لوگ سرگرم شیعوں کو رقم مشورہ تجارت اور سیاسی رابطے قائم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ امریکہ کا دوسرا نشانہ امریکہ میں رہ رہے چالیس ہزار شیعہ طالب علم اور سابق طالب علم ہیں جو ایرانی عراقی پاکستانی اور کویتی ہیں۔۔

ہمارے شیعہ دوستوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا پروگرام اور مشن باہمی اتحاد و اتفاق کے علاوہ شرف ناموس رسالت، صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ ہے۔ مجلس نے ہمیشہ تمام مکاتب فکر کو ایک سٹیج پر جمع کیا ہے۔ اور اب بھی مجلس عمل کی صورت میں شیعہ سنی دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث حضرات کا ایک مشترکہ سٹیج موجود ہے تاہم اس خبر کی طرف شیعہ راہنماؤں کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ کم از کم پاکستان میں امریکن سی آئی اے کی سازشوں سے چوکنے رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں امریکن سی آئی اے کوئی نیا کھیل شروع کر دے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کے تھانے میں

صوبہ سندھ میں روزانہ ڈاکوؤں کی سرگرمیوں کے بارے میں خبریں چھپتی رہتی ہیں ڈاکو کسی سرمایہ دار کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور پھر اس سے لاکھوں روپے کا مطالبہ کرتے ہیں اگر دے دے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جاتا ہے۔ حکومت سندھ نے ڈاکوؤں کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے پولیس کی ایک ٹاسک فورس بھی تیار کی ہے۔ قتل کے ایسے متعدد واقعات ہو چکے ہیں۔ سندھ میں مسلمانوں سے زیادہ قادیانی سرمایہ دار ہیں وہ سندھ کی تجارت پر چھائے ہوئے ہیں کھیتی اور زرخیز زمینیں انہوں نے کلیدی عہدوں پر فائز بڑے بڑے قادیانی افسروں کی وجہ سے ہتھیائی ہوئی ہیں۔ ابھی چند دن پہلے پنوعاقل میں ایک قادیانی سرمایہ دار قتل ہو گیا قادیانیوں نے اس پر یہ حرکت کی کہ مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ اور ایک مسلمان کے خلاف تھانے میں جا کر رپورٹ درج کرا دی مولانا جمال اللہ الحسینی کا قصور یہ ہے کہ وہ ختم نبوت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اسلام کی صداقت اور حقانیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں گمراہی اور ارتداد کے خاتمے کیلئے شب و روز مصروف ہیں۔ یہ بھی صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ قادیانی سندھ کے متعدد علاقوں میں بزور تبلیغ کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اگر کوئی قادیانی ضد اور تعصب کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کرتا نہ کرے کم از کم مسلمانوں کا ایمان بچانا تو فرض ہے۔ اور یہ فرض مولانا جمال اللہ پر امن انداز میں انجام دے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی سکھر بم کیس کے قادیانی مجرموں کو چھڑوانے کیلئے سکھر کے مسلمانوں اور علماء کو بلیک میل کرنا چاہتے ہیں۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ سکھر بم کیس تفتیش مکمل ہونے اور مجرموں کی شناخت کے بعد بھی [illegible] پڑا ہوا ہے ——— ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی اس قسم کی حرکتوں کی حوصلہ شکنی کرے ——— اور علماء کو ناحق میں ملوث کرنے کا سختی کے ساتھ نوٹس لے۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

ہفت روزہ ختم نبوت

قربانی تمام انبیاء کی سنت ہے

محمد انور فاروقی قائمقام ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

عیدالاضحی کیلئے مخصوص عبادت قربانی کرنا ہے قربانی کے جانور کے کچھ شرائط ہیں جنکی پابندی ضروری ہے۔ مسئلہ قربانی کو درج ذیل عنوانات کے تحت تحریر کیا جاتا ہے۔

ابتداء قربانی

قربانی کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہوئی ارشاد ربانی ہے۔ اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ابتداً طریقہ قربانی میں فرق تھا کہ پہاڑ پر رکھ دی جاتی تھی جس کی قربانی قبولیت کے قابل ہوتی اسکو آسمانی بجلی جلادیتی اور جس کی نامنظور ہوتی وہ ویسے ہی پڑی رہتی اسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ میں قیمتی چیز کو قربان کر رہا ہوں نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔ اسی پر عمل جامہ پہنانا چاہا بیٹے نے بھی تعمیل حکم کا حق ادا کردیا اللہ تعالیٰ نے دنبہ بھیج دیا جسے ذبح کردیا گیا اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تاقیامت قربانی کا حکم جاری ہوا۔ اور حکم ہوا کہ واتبعوا ملة ابراہیم حنیفا یہ فعل ابراہیمی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہری جسکی وضاحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہوتی ہے۔ احمد و ابن ماجہ کی روایت ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے یا کیا تاریخ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا ہمارے لئے ان قربانیوں میں کیا اجر ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی کے ہر ہر بال کے بدلہ میں ایک ایک نیکی ہے صحابہ نے عرض کی کیا اون کا بھی یہی حکم ہے آپ نے فرمایا ہاں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے۔ اس فرمان نبی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام کی سنت ہے۔ اور تمام انبیاء کرام کے زمانہ میں مختلف انداز سے جاری و ساری تھی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لکل امة جعلنا منسکا الخ قربانی ہر امت میں تھی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں بھی قربانی نہایت اہم عبادت ہے۔ حکم ربانی ہے۔ فصل لربک وانحر: پس اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی دے قرآن مجید میں نماز کے ساتھ قربانی کا ذکر ہے۔ جو نماز کی طرح وجوب و اہمیت کا متقاضی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ اور امام شافعی احمد بن حنبلؒ اور امام ابویوسف کے نزدیک سنت ہے۔ امام ابوحنیفہ نے قربانی کے وجوب کے بے شمار دلائل ہیں ان میں چند یہ ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ من لم یضح فلا یقربن مصلانا۔

ترجمہ:۔ جو صاحب حیثیت قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

یہ وعید و تاکید وجوب پر دلالت کرتی ہے۔

(۲) صحابہ کرام کا مسلسل عمل رہا اور ہر سال قربانی دیتے رہے۔

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ہر سال قربانی دی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا اور ہر سال قربانی ادا کرتے رہے۔

عن حنش قال رأیت علیا یضحی بکبشین فقلت له ما هذا؟ فقال ان رسول الله اوصانی

ترجمہ:۔ حنش بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھا میں نے کہا یہ کیا؟ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بھی قربانی دیا کروں ایک قربانی انکی طرف سے کرتا ہوں۔

خلاصہ کلام:۔ ان دلائل سے معلوم ہوتا ہے۔ قربانی جمہور علماء امت کے نزدیک متفقہ طور پر عبادت ہے اگرچہ وجوب و سنت میں اختلاف ہے۔ لیکن عبادت ہونے میں کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

لیکن قابل مذمت ہیں وہ اشخاص جو قربانی کو ضیاع مال سمجھتے ہیں یا فضول یا لغو سمجھتے ہیں یہ بے علمی و جہالت کا نتیجہ ہے۔

جو اسلامی و ترقی احکام کی خلاف ورزی پر کمربستہ ہیں۔ ورنہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال کا خرچ کرنا ضیاع مال نہیں بتایا بلکہ فرمایا بہترین تجارت ہے۔

الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبة الخ

ایک دانہ کو سات سو گنا تک بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے گا اس سے بھی زیادہ بڑھا دے گا۔ لیکن چمگادڑ کو سورج کی روشنی بھی نظر نہیں آتی تسلسل امت اور عمل تواتر قربانی کے واجب ہونے پر دال ہے۔

اعتراض نمبر ۲: قربانی صرف مکہ میں رہنے والوں کیلئے ضروری ہے۔

جواب نمبر ۲: قربانی اگر مکہ مکرمہ کیساتھ خصوص ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مدینہ منورہ میں قربانی نہ کرتے جبکہ قربانی کا حکم بھی مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ قربانی مکہ مکرمہ کے ساتھ خصوص نہیں ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔ مدینہ منورہ میں ایک شخص نے عید کی نماز سے قبل قربانی کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ میں نے قربانی کر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی نہیں ہوئی اور یہ تو شاۃ لحم ہے۔ یعنی گوشت کی بکری ہے۔

یہ واقعہ مدینہ منورہ میں ہوا ہے کیونکہ مکہ مکرمہ میں عید کی نماز نہیں ہوتی وہاں پر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہے اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ قربانی مکہ مکرمہ کے ساتھ خصوص نہیں ہے۔ بلکہ معترض کا اعتراض جہالت و گمراہی پر مبنی ہے۔

اعتراض نمبر ۳: قربانی کا پیسہ غرباء و یتامیٰ کو دے دیا جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔ بنسبت قربانی کرنے کے، کیونکہ گوشت سے تمام ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں۔

جواب: قربانی میں مقصود قرب خداوندی ہے جو صرف قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی آدمی کروڑوں روپیہ بھی خرچ کر دے قربانی کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا اور قربانی کے علاوہ خرچ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے منافی ہے۔

جبکہ صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ ہمارے اوپر سخت دور بھی آیا ہے۔ کہ ہم صرف چند کھجوروں پر کئی کئی دن گزارتے تھے۔ ایک ہی چادر میں دو صحابی ستر پوشی کرتے تھے۔ درختوں کے پتے کھاتے تھے گٹھلیاں چوس چوس کر گزارہ کرتے تھے ان سب حالات و مصائب کے باوجود صاحب حیثیت صحابہ کرام قربانی ادا کرتے تھے۔ ان کی خوراک و لباس کا بندوبست نہیں کیا۔ بلکہ قربانی ہی ادا کی۔

جیسا کہ کوئی شخص لاکھوں سجدے کرے اور پنجوقتہ فرائض ادا نہ کرے تو ان سجدوں کی کثرت کا وہ ثواب نہیں ملے گا۔ جو فرائض کی ادائیگی سے ملتا ہے۔ کیونکہ فرائض کا ادا کرنا مقصود بالذات ہے۔ اور نوافل و صدقات نافلہ مقصود بالعرض ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کی غرض روحانی تقویت حاصل کرنا ہے نہ کہ گوشت کھانا کھلانا۔

اگر مقصود گوشت ہوتا تو مسائل کچھ اور ہوتے جبکہ مسئلہ یہ ہے اگر ایک جانور میں سات آدمی شریک ہیں اور ایک آدمی کی نیت گوشت کھانے کی ہے تو سب کی قربانی ضائع ہو جائے گی اور کسی بھی آدمی کی قربانی نہیں ہوگی۔ اگر مقصد گوشت کھانا ہوتا تو کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی سوائے پکانے اور قورمہ کباب بنانے کے چونکہ قربانی سے مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ گوشت کھانا نہیں ہے۔

دیگر قربانی میں تو پیسوں کا ضیاع نظر آتا ہے دوسری جانب وی سی آر۔ سینما، تھیٹر، شراب نوشی، کھیل تماشوں۔ کلبوں پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور شریعت نے بھی حرام قرار دیا ہے۔ اس کے خلاف کیوں احتجاج نہیں کرتے کہ یہ ضیاع مال ہے۔ اور شیطانی کاروبار کو بند کرو درحقیقت اسلام کے خلاف تعصب نے اندھا کر دیا ہے۔

بقول شاعر:

تو عدو کی نگاہ سے یوسف نہ حسیں ٹھہرے
محبت کی نگاہ سے زنگی ماہ جبیں ٹھہرے

بقیہ: پچاس الماریاں

ملک — پچاس الماریاں؟

مرزا — جی ہاں پچاس الماریاں۔

ملک — لیکن اس کے لیے تو گھنٹے، دن یا مہینے نہیں بلکہ کئی سال درکار ہیں اور میری مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔

مرزا — تو پھر جیسے آپ فرمائیں بندہ خاندانی غلام ہے۔

ملک — میرا خیال ہے اس مسئلہ کو کسی اور وقت پہ موقوف کر دیا جائے۔

مرزا — وقت کا تعین آپ ہی کیجیے گا۔

ملک — اطلاع بھجوا دی جائے گی۔

مرزا — ٹھیک ہے — جب اطلاع ملی بندہ سر کے بل چل کے آئے گا۔ اور آداب بجا لائے گا۔

(پھر کیا ہوا آئندہ ملاحظہ فرمائیے)

خدا میجر مشتاق کے شر سے لاہور کو محفوظ رکھے آمین

میجر مشتاق ڈی ایس پی فیصل آباد کو لاہور تبدیل کر دیا گیا ہے۔ وہ جب گوجرانوالہ میں تھے۔ تو مولانا محمد اسلم قریشی اغوا کر لیے گئے ایک دفعہ ان سے ملاقات کے دوران میجر موصوف نے کہا تھا کہ مولانا تین دن میں مل جائیں گے آج تین سال ہو چکے ہیں۔ انکے بعد عوام کے مطالبے پر انہیں گوجرانوالہ سے تبدیل کر کے فیصل آباد متعین کر دیا گیا جہاں [illegible] میں مولانا اللہ یار ارشد کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی انہیں اتنا مارا گیا کہ کئی دن ہسپتال میں پڑے سسکتے رہے۔ اس کیس کا گھپلا ہو گیا موصوف جوڑ توڑ کے خاص ماہر ہیں اور وہ دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں سے اس کے خلاف آواز اٹھ سکتی ہے۔ اب میجر مشتاق لاہور تبدیل کر دیے گئے ہیں۔ دیکھیں کیا ظہور میں آتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لاہور اور اہل لاہور کو اس کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے ——— میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب ص ۲۷ مطبوعہ ربوہ)

محمد حنیف

50 الماریوں میں سے ایک انوکھی پیشکش

قادیانیوں کے مقتدا و پیشوا آج کل پاکستان سے بھاگنے کے بعد لندن میں مقیم ہیں۔ وہ قادیان بھارت کے مرزا وسیم کے بیان کے مطابق "بھاگ کر اس لیے گئے ہیں کہ پاکستان کی حکومت انہیں قریشی کیس میں گرفتار کرنا چاہتی تھی" کیونکہ برطانیہ سے زیادہ ان کے لیے کوئی محفوظ پناہ گاہ نہیں۔

یہ برطانیہ وہی ہے جس کی نصرانی ملکہ "وکٹوریہ" نے مسٹر طاہر کے دادا مسٹر غلام احمد قادیانی کو آج کل کے سب سے بڑے "نوبل پرائز" کی طرح کا سب سے بڑا اور منفرد انعام "خلعت نبوت" دیا تھا جب مرزا قادیانی کے ناپاک اور مردود جسم پر یہ خلعت سجائی گئی تو مسلمانوں میں اس کا شدید رد عمل ہوا۔ مخالفت بڑھی قریب تھا کہ کوئی ختم نبوت کا پروانہ سرکار دو عالم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دیوانہ اس کا کام تمام کر دیتا مرزا قادیانی نے آہ و بکا اور گریہ وزاری کر کے اور تحریری طور پر درخواستیں دے دے کر اپنے آقا و مولا تاج برطانیہ سے تحفظ مانگا تھا۔

جو عادتیں مرزا قادیانی میں تھیں وہی اس کے بیٹے مرزا محمود میں تھیں، جو مرزا محمود میں تھیں وہی اس کے دونوں بیٹوں مرزا ناصر اور مسٹر طاہر میں ہیں بلکہ مرزا طاہر ان کا ڈبل ہے ——— مرزا قادیانی ساری عمر انگریزی خوشامد اور چاپلوسی کرتے کرتے جہنم رسید ہو گیا۔ مرزا محمود بھی وہیں پہنچ گیا اور مرزا ناصر بھی، طاہر مرزا زندہ ہے اور تاج برطانیہ کے زیر سایہ باقیماندہ زندگی کے ایام گزار رہا ہے ——— شنید ہے کہ ملکی عدالت اور کچھ ساحری اداروں میں اہل اسلام اور اہل پاکستان کے خلاف "امر من اللہ" اور "فیوض آسمانی" وغیرہ انہیں دینے کے چکر میں ہے۔

ملکہ وکٹوریہ کی ہم ؟ موجودہ ملکہ سے تو (شاید) گاہے بگاہے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہوگا۔ ملاقاتوں میں کن امور پر گفتگو ہوتی ہوگی اور کیا مسائل زیر بحث آتے ہوں گے، وہ کچھ یوں ہے:—

مسٹر طاہر مرزا ——— (ملکہ کے دربار میں پہنچ کر) ——— حضور ملکہ برطانیہ، قیصرۂ عالم، آپ کا سایہ، ظل ہمایہ ہم پرانے نمک حلال خاندان، وفادار خدام اور پوری دنیا پر قائم و دائم رہے ——— آداب عرض!

ملکہ ——— مسٹر مرزا ——— خیر تو ہے ——— چہرہ اترا ہوا ہے ——— بال بکھرے ہوئے ہیں ——— ہونٹ لٹکے ہوئے ہیں، پورا جسم گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے ——— سانس پھولا ہوا ہے ——— آخر بات کیا ہے؟

مرزا ——— جی جی جی، معاملہ کچھ گڑبڑ ہے ——— بھاگم بھاگ یہاں پہنچا ہوں ——— رات کے اندھیرے میں ربوہ سے نکلا ——— انجانی پر پیچ راستوں سے چھپتا چھپاتا کراچی پہنچا ——— اور وہاں سے متعدد ملکوں سے ہوتا ہوا آپ تک آیا۔

ملکہ ——— کیا ہوا ———؟

مرزا ——— ۲۹ مئی ۷۴ء کو پاکستان میں ہمارے لیے حالات ساز گار تھے۔ ۲۹ مئی کو مجھ سے نادانی میں ایک غلطی ہو گئی۔ نشتر میڈیکل کالج کے کچھ طلباء جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے لگ گئے وہ نعرے اتنے زور کے تھے کہ دارالخلافت لرزنے لگا، ربوہ میں بھونچال آ گیا، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور میں غصے میں تھر تھر کانپ رہا تھا اور غصے میں دانت پیس رہا تھا، آخر میں ایک فیصلہ کر بیٹھا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔

ملکہ ——— وہ فیصلہ کیا تھا؟

مرزا ——— کیا بتاؤں ——— اگر کچھ دادرسی فرمائیں تو عرض کروں؟

ملکہ ——— کہو تو سہی کچھ ——— منہ تو کھولو۔

مرزا ——— جی جی۔ حضور جی وہ ——— وہ فیصلہ یہ تھا کہ میں نے فرقان فورس کو فوری طور پر حکم دے دیا کہ ان طلباء میں سے کوئی صحیح سالم جانے نہ پائے۔

ملکہ ——— تو کیا وہ ہتھیار بند تھے؟

مرزا ——— جی نہیں! وہ بالکل نہتے تھے۔

ملکہ ——— تو فرقان فورس نے کیا کیا؟

مرزا ——— ہوا یہ کہ ہمارے شیر دل اور کڑیل جوان بھیڑیوں اور شیروں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے۔

ملکہ ——— تمہارے جوانوں نے کیسے حملہ کیا؟

مرزا ——— وقت کی مناسبت سے صرف ڈنڈے، لوہے کے سریے، خنجر، لاٹھیاں اور ہاکیاں استعمال کی تھیں ——— حضور کچھ سمجھ آیا؟

ملک ـــــ کوئی مرا تو نہیں ؟

مرزا ـــــ مارنے کا ارادہ نہیں تھا۔ البتہ ہمارے کمانڈو جوانوں نے وہ مار دی کہ اگر وہ مرے نہیں تو زندہ بھی نہیں تھے ـــــ ربوہ کا ریلوے اسٹیشن ان کے خون سے سرخ ہو گیا تھا۔

ملک ـــــ تمہیں یہ خیال کیوں نہ آیا کہ یہ قہر جا رہا ہے ایسی حرکت کیوں کی ؟

مرزا ـــــ مت ماری گئی تھی جی ۔

ملک ـــــ اچھا یہ بتاؤ یہ فرقان فورس ہے کیا ؟

مرزا ـــــ جی یہ ہمارے مسلح اور تربیت یافتہ رضاکاروں کی تنظیم ہے۔

ملک ـــــ اسلحہ کہاں سے آتا ہے ؟

مرزا ـــــ ہمارے جماعت میں بڑے بڑے انجینئرز اور ماہر فن موجود ہیں وہ انتہائی رازداری سے اپنے گھر میں اسلحہ تیار کرتے ہیں وہ ہر قسم کا اسلحہ تیار کر سکتے ہیں۔

ملک ـــــ اور تربیت کیسے حاصل کرتے ہیں ؟

مرزا ـــــ جماعت کے بڑے افسر پاک فوج میں رہ چکے ہیں

۱۔ وہ تربیت دیتے ہیں۔

۲۔ کچھ ریٹائرڈ فوجی ہیں جو ظاہر ہے کہ تربیت یافتہ ہیں وہ بھی تربیت دیتے ہیں۔

۳۔ اور آپ کا بھلا ہو ـــــ ملکت برطانیہ سدا قائم و دائم رہے کہ اس نے اپنے حلیفوں سے مل کر عربوں کے درمیان یہودی سلطنت اسرائیل قائم کی زیادہ تر ہمارے نوجوان اسرائیل سے تربیت حاصل کرتے ہیں اور آپ کے اس تاج کی قسم جو آپ کے سر کو زینت بخشے ہوئے ہے۔ ان نوجوانوں کا تو جواب ہی نہیں جو اسرائیل سے تربیت حاصل کر کے آتے ہیں۔

ملک ـــــ صرف نوجوان ہی تربیت حاصل کرتے ہیں یا دوسرے افراد بھی۔

مرزا ـــــ ہماری متعدد تنظیمیں ہیں۔ ایک کا نام "انصار" ہے۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے "انصار اللہ" کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح "خدام" "لجنہ" اور "اطفال" کے نام سے تنظیمیں ہیں۔ اور کچھ چھوٹی چھوٹی تنظیمیاں بھی ہیں

ملک ـــــ ارے یہ کیا تنظیمیں اور تنظیمیاں لے بیٹھے ہو میں نے پوچھا تھا کہ تربیت کا اور کیا انتظام ہے ؟

مرزا ـــــ جی جی معاف کرنا میرا اصل سرمایہ تو یہ تنظیمیں ہی ہیں اس لیے ان کا ذکر کر دیا جی

ملک ـــــ اس پر پھر گفتگو ہو گی پہلے میرا سوال ۔

مرزا ـــــ جی ! وہ بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں تربیت کا بڑا معقول بندوبست ہے۔ غلیل بازی، تیر سازی، جوڈو کراٹے، گتکا، ان کھیلوں میں سب نوع کبڈی، والی بال، گھڑ دوڑ، ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، والی بال وغیرہ سب شامل ہیں۔

ملک ـــــ اچھا ! اس تربیت کا مقصد ؟

مرزا ـــــ جو مقصد یہودی تنظیموں کا اپنے نوجوانوں کو تربیت دینے کا تھا وہی ہمارا ہے۔

> ہمارے پاس ۵۰ الماریاں کی صورت میں یادداشتوں کا خزانہ محفوظ ہے
>
> مرزا ـــــ

ملک ـــــ وہ تو ایک سلطنت کا قیام چاہتے تھے اور وہ اسرائیل کے نام پر قائم ہو گئی ۔

مرزا ـــــ ہم بھی "مرزائیل" کے نام سے سلطنت کا قیام چاہتے ہیں۔

ملک ـــــ اس کا فائدہ ؟

مرزا ـــــ جو اسرائیل کے قیام سے آپ اور آپ کے حلیف ممالک کے لیے فوائد مرتب ہوئے اس سے زیادہ فوائد مرتب ہوں گے ۔

ملک ـــــ مثلاً کچھ اشارہ ہو جائے :

مرزا ـــــ آپ کی حکمرانی برصغیر پر کم و بیش سو سال رہی آپ کو اس خطے کے انگریز دشمن ملاؤں نے سکھ کا سانس نہ لینے دیا ، جہاد ، جہاد کا نعرہ لگا کر عوام کو حکومت کے مد مقابل لاکھڑا کیا کئی معرکے ہوتے لیکن کیا یہ باز آتے ؟

ملک ـــــ بالکل نہیں

مرزا ـــــ حکومت نے انبالہ سے لے کر دہلی تک کے دو رویہ طرف ملاؤں کو درختوں پر لٹکا کر سولیاں دی گئیں کیا یہ رکے ؟

ملک ـــــ جذبۂ انتقام میں اضافہ ہی ہوا۔

مرزا ـــــ ان کی اولادوں کو ان کے سامنے ذبح کیا گیا، سنگینوں پر اچھالا گیا، خنزیر کو سور کی کھالوں میں بند کر کے سزائیں دی گئیں کیا انہوں نے ہتھیار ڈالے ؟

ملک ـــــ یہ تو بڑے سخت جان واقع ہوئے ہیں۔

مرزا ـــــ لاکھوں کو قید کیا وہ قید میں سڑ سڑ کر مر گئے ، سرکردہ مولویوں کو جلا وطن کیا گیا وہ رک گئے ؟

ملک ـــــ رک کہاں سکتے تھے انہیں تو یہ جہاد کا نعرہ اٹھانے لیے جا رہا تھا ۔

مرزا ـــــ پھر ہمارے دادا جان مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے احباب سلطنت برطانیہ اور اس کے کارندے قادیان میں جمع ہوتے اور انہوں نے برصغیر میں برطانیہ کے مفاد پر غور و خوض کیا اور طویل المیعاد منصوبے بنائے ، شاید ان کے بارے میں آپ کو معلومات ہوں گی ؟

ملک ـــــ زمانہ بیت گیا ـــــ پہلے زمانے کے لوگ بڑے ذہین ہوتے تھے ان کے ذہن تیز اور حافظے بہت مضبوط تھے اتنی پرانی باتیں کیسے یاد رہ سکتی ہیں گو تم تو اس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے لیکن تمہارا خاندان سرکار برطانیہ کا مشہور و معروف وفادار خاندان ہے۔ اس لیے تمہارے پاس ان یادداشتوں کا کوئی خزانہ ضرور محفوظ ہو گا۔ اس لیے بتاؤ کہ ہمارے کارندوں اور وفاداروں کی جو ملاقاتیں ہوئی تھیں ان میں کس کس بات پر غور و خوض کیا اور کیا کیا طویل المیعاد منصوبے بنائے ؟

مرزا ـــــ ہمارے پاس پچاس الماریوں کی صورت میں یادداشتوں کا ایک خزانہ محفوظ ہے ۔

باقی صفحہ ۸ پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آپ کے مسائل کا جواب

ترتیب منظور احمد الحسینی

گردے کپورے اور ٹڈی حلال ہے یا حرام

حشمت ندیم

سوال: جب کہ ہمارے معاشرے میں لوگ بکرے کا گوشت عام کھاتے ہیں اور لوگ بکرے کے گردے بھی کھاتے ہیں آپ یہ بتائیں کہ یہ گردے انسان کیلئے حرام ہیں۔ یا حلال اور میرے دوست کہتے ہیں کہ بکرا حلال ہے کپورے حلال نہیں ؟ اور یہ بھی بتائیں کہ ٹڈی بھی حلال ہے آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب: گردے حلال ہیں۔ کپورے حلال نہیں۔ ٹڈی دل جو فصلوں کو تباہ کر دیا کرتا ہے۔ وہ حلال ہے۔

سودی کی اقتداء میں نماز

اکبر علی

سوال: زید نے بنک سے بعد ساتھی سوسائٹی والوں کے ساتھ سود پر رقم لی۔ زید وقتاً فوقتاً نماز کے فرائض بھی انجام دیا کرتا ہے۔ زید نے پہلے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں سود میں ملوث ہو چکا ہوں۔ جب مسجد والوں کو اس بات کا علم ہوا کہ زید نے بھی سود پر قرض لیا ہے۔ تو مسجد والوں نے زید کے بارے میں فتویٰ منگوایا یہ فتویٰ زید کے خلاف گیا جب یہ فتویٰ زید کو دکھایا گیا تو زید نے کہا کہ میں ایک امام بھی تو بن چکا ہوں زید اپنے طور پر کہتا ہے کہ گر کرلی گناہ نہیں) اور نہ ہی کسی کے سامنے تو بہ کی۔ کسی سے کہتا ہے کہ میں سارا رقم ادا کر چکا ہوں کسی سے کہتا ہے۔ کہ دو ڈھائی ہزار روپیہ باقی ہے۔ جب کہ اب بھی سات آٹھ ہزار روپیہ سے زائد رقم زید کے ذمہ باقی ہے۔ جسکا سود ادا کر رہا ہے جھوٹ بولنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

(۲) سوسائٹی والے زید کے ساتھیوں نے بتایا کہ زید سود پر قرضہ دلانے والوں کا ڈائرکٹر ہے بحیثیت ڈائرکٹر کے زید نے ہی اپنے ساتھیوں کو قرض لینے پر مائل کیا۔ اور ان کا گواہ بنا اور بنک والوں کو گارنٹی دی کہ ان لوگوں نے قرض ادا نہ کیا تو میں ادا کروں گا۔ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ سود لینے والا دینے والا دستاویز لکھنے والا گواہ بننے والا سب ایک ہی شمار کئے جائیں گے۔ کیا ان کے لئے ایک ہی حکم ہے۔ یا علیحدہ علیحدہ اس صورت میں زید کے پیچھے نماز فرائض یا تراویح بلا کراہت جائز ہو سکتی ہے۔ کیا زید امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ شرعی طور پر جو بھی حکم ہو بتایا جائے مہربانی ہوگی۔

جواب: زید اگر آئندہ کے لئے سودی کاروبار سے توبہ کرتا ہے۔ اور اپنے گذشتہ فعل پر نادم ہے۔ تو اس کے پیچھے جائز ہے۔ اور اگر وہ اپنی غلطی کا اقرار کرکے آئندہ کے لئے باز رہنے کا عہد نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

والد کے نافرمان بیٹے کا حج

عبدالغفار

سوال: میرا ایک لڑکا مجھ کو بہت برا کہتا ہے بات اس طرح سے کرتا ہے کہ میں اس کی اولاد ہوں اور وہ میرا باپ ہے۔ میرا دل اس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے اور مجھ کو سخت صدمہ ہے۔ میں اس کے لئے ہر وقت بددعا کرتا ہوں اور خاص کر ہر اذان پر بددعا کرتا ہوں کہ خداوند اس پر ناک گرائے اور اس کا بیڑا غرق ہو جائے اسکے اس طرز پر سخت پریشان ہوں جھوٹ بہت بولتا ہے جواب دیجئے کہ اسکا خدا کے گھر کیا حال ہوگا۔ اور یہ حج کرنے کو بھی جانے کو ہے میں تو اسکو معاف کروں گا نہیں باپ کے ناراض ہونے پر کیا اسکا حج ہو جائے گا۔ سزا تو یہ ہے۔ کہ باپ معاف نہ کرے تو حج نہیں ہوتا میں اسکو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

جواب: اگر اس کو معاف نہیں کرینگے تو اس سے اس کا نقصان ہوگا۔ اور آپ کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اگر معاف کر دینگے تو ہو سکتا ہے کہ اسکی حالت سدھر جائے اس میں اس کا بھی فائدہ ہے اور آپ کا بھی۔

سوال: میرے ایک دوست ہیں جو ماشاء اللہ نمازی بھی ہیں۔ اور تھوڑی سی دینداری بھی ہے۔ اکثر ان کو دین کی بعض باتوں کے متعلق اشکال ہوتا ہے۔ جسکا بندہ اپنی معلومات کے مطابق جواب دے کر مطمئن کرنے کی کوشش کرتا ہے اب وہ کہتے ہیں۔ کہ جب ایک آدمی کی تقدیر میں قتل ہونا لکھا ہے۔ اور اسکی موت قتل ہونے سے واقع ہوتی ہے تو اس میں قاتل کا کیا قصور اس پر اس کو سزا کیوں ملتی ہے۔ جب اسکی تقدیر میں قتل ہونا ہے۔ تو وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا؟

جواب: تقدیر میں یہ بھی لکھا تھا کہ فلاں شخص اپنے اختیار سے فلاں کو قتل کرے گا اور سزا کا مستحق ہوگا۔

سوال: جب کسی کی موت خودکشی سے واقع ہوتی ہے تو خودکشی کو حرام کیوں قرار دیا گیا جبکہ اس کی موت ہی اسطرح

باقی صفحہ ۲۶ پر

آزاد کشمیر کے

قادیانی وکیل کا دوسرا خط اور اس کا جواب

ندیم رانا

آزاد کشمیر کے قادیانی وکیل ایم لے فاروقی صاحب کے پہلے خط کا مفصل جواب قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے قادیانی وکیل نے میرے نام دوسرا خط تحریر کیا جو بجنے کو تو پہلے خط کا جواب تھا لیکن اس میں بجائے جواب دینے کے وکیل صاحب نے نئی نئی باتیں لکھیں۔ راقم نے فوری طور پر ان کے دوسرے خط کا جواب بھی ارسال کر دیا یہ اس کی آخری قسط ہے۔ .... ندیم

حکیم نورالدین کی موت

اور اگر آپ کی منطق درست تسلیم کرلی جائے تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

"کہاں مولوی نورالدین صاحب کا حضرت مسیح موعود (مرزا) کو نبی اللہ اور رسول اللہ اور احمد کا مصداق یقین کرنا اور کہاں وہ حالت کہ وصیت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا — استقامت میں فرق آنا اور پھر بطور سزا کے گھوڑے سے گر کر بری طرح زخمی ہونا۔ آخر مرنے سے پہلے کئی دنوں تک بولنے سے بھی لاچار ہو جانا اور نہایت مفلسی میں مرنا اور آخرت جہاں میں بھی کچھ سزا اٹھانا اور اس کے بعد اس کے جوان فرزند عبدالحئی کا عنفوان شباب میں مرنا اور اس کی بیوی کا تباہ کن طریق پر کسی اور جگہ نکاح کر لینا وغیرہ وغیرہ۔ (اشتہار گنجینہ صداقت کا اقتباس۔ ماخوذ الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۲ء)

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ عبدالحئی کو زہر دے کر مارنے کا الزام مرزا محمود پر ہے — اور مرزا محمود وہ ہے کہ مرنے سے پہلے اس کے کمرے میں سوائے کسی خاندان کے کسی دوسرے قادیانی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ (فیصل آباد سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ کے مطابق) وہ ہر وقت کتے کی طرح بھونکتا رہتا تھا اور اسی حالت میں فی النار والسقر ہوا۔

جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ مرزا قادیانی کا پوتا آج انکی جماعت کا خلیفہ ہے تو جناب قادیانی جماعت انگریز کی "خود کاشتہ" جماعت ہے۔ اس کی آبیاری اور حفاظت انگریز کر رہا ہے آج بھی مرزا طاہر کے سر پر موت کے سائے منڈلا رہے ہیں اور وہ موت سے بچنے کے لئے مسلح پہریداروں کا سہارا لینے پر مجبور ہے۔ یہاں تک کہ وہ موت سے ڈر کر لندن بھاگ گیا — تاکہ اپنے آقاؤں کی حفاظت میں رہے۔

قرآنی آیت سے غلط استدلال اور اسکا جواب

آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین ذکر کر کے یہ تاثر دیا ہے کہ اگر قادیانی جماعت جھوٹی ہوتی تو اسے اتنی مہلت نہ ملتی۔

جناب یہ آیت کریمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اگر آپ پوری سورت الحاقہ پڑھ لیتے تو آپ کو مرزا قادیانی جیسے ناپاک وجود کی نسبت آں ذات پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی — مشرکین مکہ کا آپؐ کی ذات پر یہ اعتراض تھا کہ آپؐ معاذ اللہ قرآن پاک میں اپنی طرف سے گھڑ گھڑ کر باتیں شامل کر دیتے ہیں۔ مشرکین کے اعتراض کو اللہ پاک نے اس آیت کریمہ میں حل کر دیا اور بتا دیا کہ۔

"اگر وہ رسولؐ بعض باتیں ہم پر گھڑ کر لگا دیتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑتے اور اس کی شاہ رگ کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی بھی آڑے نہ آتا۔ بے شک یہ قرآن پرہیزگاروں کے لئے تذکرہ ہے۔ (القرآن)

اس آیت کریمہ سے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن پاک کی حقانیت واضح ہوتی ہے۔ اس کا مرزا یا مرزا کے ناپاک خاندان سے کیا تعلق — اگر آپ کہیں کہ مرزا یا مرزا کا خاندان کیوں

بچ گیا تو اس بارے میں قرآن پاک کا اٹل فیصلہ ملاحظہ فرمایئے:۔

واملی لھم ان کیدی متین

میں ان کو مہلت دیتا ہوں کہ میری یہ تدبیر نہایت زبردست ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں۔

امھلھم واطیل لھم المدۃ

"میں ان کو مہلت دیتا ہوں اور ان کی مدت عمر کو دراز کر دیتا ہوں۔ ان کی سزا میں جلدی نہیں کرتا تاکہ وہ سرکشی اور شوریدہ سری میں اپنے دل کے حوصلے نکال لیں۔"

۲۔ مرزا قادیانی کے علاوہ اور بھی مدعیان نبوت ہوئے ہیں اور جنہوں نے لمبی عمریں پائی ہیں تاریخ سے اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ تو کیا وہ بھی سچے ہو گئے؟

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جا سکتا

آپ نے میری اس بات کے جواب میں کہ ظفر اللہ نے مرزا محمود کے نام مبارک باد کا تار دلوایا، پوچھا ہے کہ کیا عرب بے وقوف تھے؟

جناب! عرب بیوقوف نہیں مومن تھے اور مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جا سکتا، جب ان پر ظفر اللہ خان کی منافقت ظاہر ہو گئی تو اسے کسی عرب ملک نے منہ نہیں لگایا۔ ذرا کسی عرب ملک میں جا کر تو دیکھئے؟

آپ نے پوچھا ہے کہ:۔

۱۔ اگر کوئی کلمہ شریف احترام سے لکھے تو قلوب کا حال آپ کو کیسے معلوم ہو گا؟

۲۔ قادیانیوں کی مساجد میں ہم نے جا کر (آپ خود قادیانی ہیں منافقت نہ کیجئے) دیکھا وہاں نمازیں پڑھی جاتی ہیں ـــ مرزا قادیانی کی نبوت کا اعلان نہیں ہوتا۔

ایڈوکیٹ صاحب! مسجد ضرار بھی بظاہر انہیں مقاصد کے لئے بنائی گئی تھی وہ کیوں گرا دی گئی۔

۳۔ مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکار اذان بھی دیتے تھے، نمازیں اسی طرح پڑھتے تھے پھر ان کے خلاف جہاد کیوں کیا گیا؟

آپ نے سوال کیا ہے کہ:۔

فتنہ ملت بیضا والا شعر آپ نے لکھا ہے۔ یہ حضرت عیسٰی اور حضرت یوسف پر چسپاں ہوتا ہے۔ کیونکہ دونوں کا الہام غلام (محکوم) کا الہام تھا!

جناب من! حضرت یوسف جیل میں رہے ـــ حضرت عیسٰی صلیب تک پہنچے ـ اگر وہ اطاعت قبول کرتے تو یہ نوبت ہی نہ آتی جبکہ مرزا صاحب نے تو اپنی "نبوت" کا مقصد ہی انگریز کی اطاعت بتایا اور اپنے کو انگریز کا "خود کاشتہ پودا" لکھا ـــ

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

آخر میں آپ نے حضرت سید احمد شہید اور شاہ اسمٰعیل شہید کے فتووں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انگریزوں کی حمایت میں ان کے فتوے ملاحظہ ہوں یا انہوں نے انگریز کی تعریف کی وغیرہ وغیرہ ـــ لیکن نہ کوئی فتویٰ درج کیا جس پر ان کے نام کی مہر ثبت ہو نہ انگریز کی تعریف میں کسی کتاب کا اقتباس پیش کیا۔ یہ کوئی ثبوت تو نہیں کہ جو بات آپ لکھ دیں وہ تو صحیح ہو اور جو بات میں حوالے کے ساتھ لکھوں اسے آپ یہ کہہ کر رد کر دیں کہ "آپ نے سیاق و سباق سے کاٹ کر لکھا ہے۔"

تاہم اگر سید احمد شہید یا شاہ اسمٰعیل شہید نے کوئی ایسی بات لکھ بھی دی ہے تو وہ ان کا ذاتی خیال ہے کوئی خدائی حکم نہیں۔ نہ ان دونوں حضرات نے نبوت مسیحیت، مہدویت وغیرہ کے دعوے کئے ہیں۔ اس کے برخلاف مرزا صاحب چونکہ مدعی نبوت تھے اس لئے اس کے کذاب ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ انگریز کی اطاعت کو نماز اور روزے کی طرح فرض قرار دیتا تھا۔

ایک بات آپ نے اپنے خط میں میری طرف غلط منسوب کی ہے اور وہ یہ کہ میں نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو "سامراجی مہرہ" لکھا ہے حالانکہ میں نے صدر صاحب کو نہیں مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو لکھا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کو مغربی سامراج نے نبوت دی اور ڈاکٹر صاحب کو نوبل پرائز دیا ـــ بیچارے جنرل ضیاء الحق کو کیا دیا جو اس کو سامراجی مہرہ کہا جائے۔

نبوت بطور پیشہ یا کاروبار

ایک قادیانی رسالے نے مسٹر طاہر مرزا کی ایک تقریر شائع کی ہے۔ اس تقریر کا یہ جملہ خاصا غور طلب ہے مسٹر طاہر مرزا کہتے ہیں کہ!

"ہماری مخالفت سے کئی لوگوں کا رزق وابستہ ہے"۔

اس پر ہمیں مسٹر طاہر کے والد آنجہانی مرزا محمود کا لطیفہ یاد آیا ـــ قادیان کے ایک سکول میں تعلیمی سال کے شروع میں داخلہ جاری تھا طلباء داخلہ فارم پُر کر رہے تھے۔ داخلہ فارموں میں ایک خانہ پیشہ کا بھی ہوتا ہے۔ جس طالب علم کو اپنے والد کا پیشہ لکھنا پڑتا ہے۔ ہر داخل ہونے والا طالب علم اپنے اپنے پیشے لکھوا رہا تھا کسی نے زمینداری، کسی نے تجارت، کسی نے دکانداری، کسی نے بڑھئی یا لوہار کا پیشہ لکھوایا ایک ماسٹر نے مرزا محمود سے پوچھا اے لڑکے تمہارے والد کا پیشہ کیا ہے؟

اس سوال پر مرزا محمود کچھ جھینپ سا گیا ـــ اور پھر قدرے سوچ کر کہا!

میرے والد نبوت کا کاروبار (پیشہ) کرتے ہیں۔

واقعی یہ کاروبار مرزا خاندان کو ایسا راس آیا کہ آج مرزا قادیانی کا ایک پوتا لندن میں بیٹھا گھوڑے اڑا رہا ہے

بدمزہ ہوتے نہیں زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے۔

حاصل مطالعہ

حافظ خلیل احمد کروڑ

گستاخانِ رسول اور انکا انجام

صحابہ کرامؓ نے گستاخانِ رسولؐ کو قتل کر کے ثابت کیا کہ سرکار دو عالمؐ کا گستاخ اس دھرتی پر رہنے کا حق دار نہیں

عصماءؔ یہودیہ

عصماءؔ ایک یہودی عورت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتی اور طرح طرح سے آپ کو ایذا پہونچاتی تھی۔ لوگوں کو آپؐ اور اسلام سے برگشتہ کرتی آپ بدر سے واپس نہ ہوئے تھے کہ پھر اسی قسم کے اشعار کہے۔ عمیرؓ بن عدی رضی اللہ عنہ کو سنتے ہی جوش آگیا اور یہ منت مانی اگر اللہ کے فضل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے صحیح سالم واپس آگئے تو اس کو ضرور قتل کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر سے مظفرو منصور صحیح وسالم تشریف لائے تو عمیرؓ شب کے وقت تلوار لیکر روانہ ہوئے اور اس کے گھر میں داخل ہوئے چونکہ نابینا تھے اس لئے عصماء کو ہاتھ سے ٹٹولا اور بچے جو اس کے اردگرد تھے ان کو ہٹایا اور تلوار کو سینے پر رکھ کر اس زور سے دبایا کہ پشت سے پار ہو گئی۔

نذر پوری کر کے واپس ہوئے اور صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا فرمائی اور واقعہ کی اطلاع دی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر اس بارہ میں کچھ مواخذہ تو نہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔

لا ینتطح فیہا عنزان

اس بارہ میں دو بھیڑیں بھی سر نہ ٹکرائیں گی یعنی یہ ایسا فعل ہی نہیں کہ جس میں کوئی کسی قسم کا اختلاف اور نزاع کر سکے۔ انسان تو درکنار بھیڑ اور بکریاں بھی اس میں اپنے سینگ نہ ٹکرائیں گی

پیغمبر برحق کی شان میں گستاخی کرنے والے کا قتل کہیں قابل مواخذہ ہو سکتا ہے بلکہ اعظم قربات اور افضل عبادات میں سے ہے جس میں کوئی نزاع ہی نہیں کر سکتا۔ جانور بھی اس کو حق سمجھتے ہیں۔

مصنف حماد بن سلمہ میں مذکور ہے کہ یہ عورت ایام ماہواری کے خون آلود کپڑے مسجد میں لا کر ڈالا کرتی تھی

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمیرؓ کے اس فعل سے بیحد مسرور ہوئے اور صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"اگر ایسے شخص کو دیکھنا چاہتے ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی غائبانہ مدد کی ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔"

حضرت عمرؓ نے فرمایا اس اعمٰی (نابینا) کو دیکھو تو سہی کہ کس طرح چھپ کر اللہ کی اطاعت کے لئے روانہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اعمٰی (نابینا) نہ کہو یہ تو بصیر (بینا) ہیں۔ یعنی ظاہراً اگرچہ اعمٰی (نابینا) ہیں مگر دل کے بصیر اور بینا ہیں رمضان المبارک کی پانچ راتیں باقی تھیں جس وقت یہ عورت قتل کی گئی۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عمیرؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انطلقوا بنا الی البصیر الذی فی

بنی واقف نعوده

ہمکو اس بینا کے پاس لے چلو جو بنی واقف میں رہتا ہے اس کی عیادت کرینگے۔

اصابہ ترجمہ عمیر بن عدیؓ صفحہ ۳۴ ج ۳

حافظ عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

فبعث عمیر الخطمیا

بقتل عصماء ھجت النبیا

صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ص ۲۱۳

ابی عفک یہودی

شوال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ابو عفک یہودی کے قتل کے لئے روانہ فرمایا۔

ابو عفک مذہباً یہودی تھا بوڑھا تھا ایک سو بیس سال کی عمر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ کی عداوت پر برانگیختہ کرتا تھا۔ جب اس کی دریدہ دھنی حد سے گذر گئی تو یہ ارشاد فرمایا۔

من لی بھذا الخبیث

کون ہے جو میرے لئے یعنی میری عزت و حرمت کے لئے اس خبیث کا کام تمام کر دے۔

سالم بن عمیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے پہلے ہی منت مانی ہوئی ہے کہ ابو عفک کو قتل کر دوں گا یا خود مر جاؤں گا۔ یہ سنتے ہی سالم تلوار لے کر روانہ ہوئے۔ گرمی کی رات تھی کہ ابو عفک غفلت کی نیند

سو رہا تھا پہونچتے ہی تلوار اس کے جگر پر رکھی اور اس زور سے دبایا کہ پار ہو کر بستر تک پہونچ گئی عدو اللہ ابو عفک نے ایک چیخ ماری۔ لوگ دوڑے مگر کام تمام ہو چکا تھا۔ طبقات ابن سعد صفحہ ۱۹ / ۲۲۰ قسم اول۔ زرقانی صفحہ ۴۵۴ ج ۱ الصارم المسلول صفحہ ۱۰۳ عیون الاثر صفحہ ۳۱۴

حافظ عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

فبعثہ سالمًا الی ابی عفک

فقتلہ آذی النبی افک

اے کذب وافتری علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۱۳

قتل کعب ابن اشرف یہودی

مدینہ منورہ میں جب فتح بدر کی بشارت پہونچی تو کعب بن اشرف یہودی کو بےحد صدمہ ہوا اور یہ کہا کہ اگر یہ خبر صحیح ہے کہ مکہ کے بڑے بڑے سردار اور اشراف مارے گئے تو پھر زمین کا بطن (اندرون) اس کی ظہر (پشت) سے بہتر ہے یعنی مرجانا جینے سے بہتر ہے تاکہ آنکھیں اس ذلت اور رسوائی کو نہ دیکھیں لیکن جب اس خبر کی تصدیق ہو گئی تو مقتولین بدر کی تعزیت کے لئے مکہ روانہ ہوا۔ اور جو لوگ بدر میں مارے گئے ان کے مرثیے لکھے جن کو پڑھ کر خود بھی روتا تھا اور دوسروں کو بھی رلاتا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں لوگوں کو جوش دلا دلا کر آمادہ قتال کرتا تھا۔ ایک روز قریش کو حرم میں لے کر آیا سب نے بیت اللہ کا پردہ تھام کر مسلمانوں سے قتال کرنے کا حلف اٹھایا۔ بعد چندے مدینہ واپس آیا اور مسلمان عورتوں کے متعلق عشقیہ اشعار کہنے شروع کئے۔ زرقانی صفحہ ۹ ج ۲ ابن ہشام صفحہ ۱۷ ج ۲ البدایۃ والنہایۃ صفحہ ۶ ج ۴

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ کعب ابن اشرف بڑا شاعر تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا اور کفار مکہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے کے لئے ہمیشہ بھڑکاتا رہتا تھا اور مسلمانوں کو طرح طرح کی ایذائیں پہونچاتا تھا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو صبر اور تحمل کا حکم فرماتے رہے لیکن جب کسی طرح شرارت سے باز نہ آیا تو آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا (رواہ ابوداؤد والترمذی) فتح الباری صفحہ ۲۵۹ ج ۷ باب قتل کعب بن الاشرف

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کعب بن اشرف نے آپ کو دعوت کے بہانہ سے بلایا اور کچھ آدمی متعین کر دیئے کہ جب آپ تشریف لائیں تو قتل کر ڈالیں۔ آپ آکر بیٹھے ہی تھے کہ جبرئیل امین نے آکر آپ کو ان کے ارادہ سے مطلع کر دیا۔ آپ فوراً وہاں سے روح الامین کی پروں کے سایہ میں باہر تشریف لے آئے اور واپسی کے بعد قتل کا حکم دیا۔ فتح الباری صفحہ ۲۵۹ ج ۷

صحیح بخاری میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کعب بن اشرف کے قتل کے لئے کون تیار ہے۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت ایذا پہونچائی ہے۔ یہ سنتے ہی محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا آپ اس کا قتل چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ پھر مجھ کو کچھ کہنے کی اجازت دیجئے (یعنی ایسے مبہم اور تعریضی کلمات اور ذو معنی الفاظ) کہہ سکوں جن کو سن کر وہ بظاہر خوش ہو جائے آپ نے فرمایا اجازت ہے

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ایک روز کعب سے ملنے گئے اور اثناء گفتگو میں یہ کہا۔ کہ یہ مرد یعنی (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ہم سے (فقراء و مساکین پر تقسیم کرنے کے لئے) صدقہ اور زکوٰۃ مانگتا ہے) اور اس شخص نے ہم کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔ (بے شک یہ چیز حریص اور طامع نفوس پر بہت شاق اور گراں ہے لیکن مخلصین اور صادقین کو صدق دل سے صدقات کا دینا اور فقرا و مساکین کی اعانت اور امداد کرنا انتہائی محبوب اور غایت درجہ لذیذ ہے۔ بلکہ خدا کی راہ میں مال نہ خرچ کرنا ان پر شاق اور گراں ہے۔)

میں اس وقت آپ کے پاس قرض لینے کے لئے آیا ہوں۔ کعب نے کہا ابھی کیا ہے۔ آگے چل کر دیکھنا خدا کی قسم تم ان سے اکتا جاؤ گے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ آپ تو ہم ان کے پیرو ہو چکے ہیں ان کا چھوڑنا پسند نہیں کرتے انجام کے منتظر ہیں (اور دل میں یہ تھا کہ انجام کار اللہ اور اس کے رسول کی فتح اور دشمنوں کی شامت یقینی اور محقق ہے جس میں شبہ کی ذرہ برابر گنجائش نہیں)

اس وقت ہم یہ چاہتے ہیں کہ کچھ غلہ بطور قرض دیدیں۔ کعب نے کہا بہتر ہے مگر کوئی چیز میرے رہن رکھ دو۔ ان لوگوں نے کہا آپ کیا چیز رہن رکھوانا چاہتے ہیں۔ کعب نے کہا اپنی عورتوں کو رہن رکھدو۔ ان لوگوں نے کہا اپنی عورتوں کو کیسے رہن رکھتے ہیں اول تو غیرت اور حمیت گوارا نہیں کرتی پھر یہ کہ آپ نہایت حسین و جمیل اور نوجوان ہیں کعب نے کہا کہ اپنے لڑکوں کو رہن رکھدو ان لوگوں نے کہا یہ تو ساری عمر کی عار ہے لوگ ہماری اولاد کو یہ طعنہ دیں گے تم وہی ہو جو دو سیر اور تین سیر غلہ کے معاوضہ میں رہن رکھے گئے تھے ہاں ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس رہن رکھتے ہیں۔

عکرمہ کی ایک مرسل روایت میں ہے ان لوگوں نے یہ کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم ہتھیاروں کے کس درجہ محتاج اور ضرورت مند ہیں۔ لیکن باینہمہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہتھیار آپکے پاس رہن رکھدیں تو لیکن یہ ناممکن ہے کہ عورتوں اور بیٹوں کو رہن رکھدیں کعب نے اس کو منظور کیا اور یہ وعدہ ٹھہرایا کہ شب کو آکر غلہ لیجائیں اور ہتھیار رہن رکھ جائیں۔

حسب وعدہ یہ لوگ رات کو پہونچے اور جاکر کعب کو آواز دی کعب نے اپنے قلعہ سے اترنے کا ارادہ کیا۔ بیوی نے کہا اس وقت کہاں جاتے ہو کعب نے کہا۔ محمد بن مسلمہ اور میرا دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہے کوئی غیر نہیں تم فکر نہ کرو بیوی نے کہا مجھ کو اس آواز سے خون ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے۔ کعب نے کہا کہ شریف آدمی اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کے لئے بھی بلایا جائے تو اس کو ضرور جانا چاہیے اس اثناء میں محمد بن مسلمہ

نے اپنے ساتھیوں کو یہ سمجھا دیا کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال سونگھونگا جب دیکھو کہ میں نے اس کے بالوں کو مضبوط پکڑ لیا ہے تو تم فوراً اس کا سر اتار لینا چنانچہ جب کعب نیچے آیا تو سر تا پا خوشبو سے معطر تھا محمد بن مسلمہ نے کہا آج جیسی خوشبو تو میں نے کبھی سونگھی ہی نہیں کعب نے کہا میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل اور سب سے زیادہ معطر عورت ہے' محمد بن مسلمہ نے کہا کیا آپ مجھ کو اپنے معطر سر کے سونگھنے کی اجازت دیں گے کعب نے کہا ہاں اجازت ہے محمد بن مسلمہ نے آگے بڑھ کر خود بھی سر کو سونگھ اور اپنے رفقاء کو بھی سونگھایا۔ کچھ دیر کے بعد پھر محمد بن مسلمہ نے کہا کیا آپ دوبارہ اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیں گے۔ کعب نے کہا شوق سے محمد بن مسلمہ اٹھے اور سر سونگھنے میں مشغول ہو گئے جب سر کے بال مضبوط پکڑ لئے تو ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ فوراً ہی سب نے اس کا سر قلم کیا اور فوراً اس کا کام تمام کیا بخاری شریف ص۵۷۶ و فتح الباری ج۷ ص۲۶ باب قتل کعب الاشرف اور اخیر شب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے آپ نے دیکھتے ہی یہ ارشاد فرمایا۔

اَفْلَحَتِ الْوُجُوْہُ

ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے ان لوگوں نے جواباً عرض کیا

وَوَجْهُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور سب سے پہلے آپکا چہرہ مبارک اے اللہ کے رسول اور بعد ازاں کعب بن اشرف کا سر آپ کے سامنے ڈال دیا۔ آپ نے الحمد للہ پڑھی اور اللہ کا شکر کیا۔ طبقات ابن سعد ص۲۲ ج۲ قسم اول فتح الباری ج۷ ص۲۹۱

جب یہود کو اس واقعہ کا علم ہوا تو یکلخت مرعوب اور خوف زدہ ہو گئے اور جب صبح ہوئی تو یہود کی ایک جماعت نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ہمارا سردار اس طرح مارا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مسلمانوں کو طرح طرح سے ایذائیں پہنچاتا تھا اور لوگوں کو ہمارے قتال

مرتبہ : اشتیاق احمد

کذاب مدعیان نبوت

ائمہ عظام اور اکابر علماء اسلام کے فیصلے

امام ابو حنیفہ (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ) کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا:

"مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی نشانیاں پیش کروں"

اس پر امام اعظم نے فرمایا:

"جو شخص اس سے نبوت کی کوئی نشانی طلب کرے گا، وہ بھی کافر ہو جائے گا... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

○

علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴ھ - ۳۱۰ھ) اپنی مشہور تفسیر قرآن میں فرماتے ہیں۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کو ختم کر دیا، اس پر مہر لگا دی، اب قیامت تک یہ دروازہ کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔"

○

امام طحاوی (۲۳۹ھ - ۳۲۱ھ) اپنی کتاب عقیدہ سلفیہ میں بیان کرتے ہیں:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے، چیدہ نبی اور پسندیدہ رسول ہیں اور وہ خاتم الانبیاء، متقیوں کے امام، سید المرسلین اور حبیب رب العالمین ہیں اور ان کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے۔"

○

علامہ ابن حزم اندلسی (۳۸۴ھ - ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

"یقیناً وحی کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو چکا ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ وحی صرف ایک نبی کی طرف آتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ محمد نہیں ہیں تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔"

○

امام غزالی (۴۵۰ھ - ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی آئے گا، نہ رسول، اور اس میں کسی قسم کی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔"

○

محی السنہ بغوی (وفات ۵۱۰ھ) اپنی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں:

"اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے نبوت کو ختم کیا، پس آپ انبیاء کے خاتم ہیں، اور حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

○

علامہ زمخشری (۴۶۷ھ - ۵۳۸ھ) تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں:

"اگر تم کہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہوئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو میں کہوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس معنے میں ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے، اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدیہ کے پیرو اور آپ کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے گویا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ایک فرد ہیں۔"

قاضی عیاضؒ (وفات ۴۴۵ھ) لکھتے ہیں:

"جو شخص خود اپنے حق میں نبوت کا دعویٰ کرے یا اس بات کو جائز رکھے کہ آدمی اپنی کوشش سے نبی بن سکتا ہے اور دل کی صفائی کے ذریعے سے مرتبۂ نبوت کو پہنچ سکتا ہے، جیسا کہ بعض فلسفی اور غالی صوفی کہتے ہیں اور اسی طرح جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے، ایسے سب لوگ کافر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آپ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں اور تمام انسانوں کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا ہے اور تمام امت کی اس بات پر ایک رائے ہے کہ یہ کلام ظاہری مفہوم کے مطابق ہے.... اس کے کوئی ڈھکے چھپے معنے اور مطالب نہیں ہیں، نہ کسی تاویل کی گنجائش ہے.... لہٰذا ان تمام گروہوں کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شک نہیں۔"

علامہ شہرستانی (وفات ۵۴۸ھ) اپنی مشہور کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں:

"اور اسی طرح جو کہے .... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے (سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے) تو اس کے کافر ہونے میں دو آدمیوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔"

امام رازی (۶۰۶ھ) اپنی تفسیر کبیر میں آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہیں:

"جس نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی ہو اور وہ اپنی تعلیم میں کوئی کسر چھوڑ جائے تو اس کے بعد آنے والا نبی اس کسر کو پورا کر سکتا ہے لیکن جس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہ ہو، وہ اپنی امت پر زیادہ شفیق ہوتا ہے، کیونکہ اس کی مثال اس باپ کی مانند ہوتی ہے جو جانتا ہے کہ اس کی اولاد کا کوئی ولی اور سرپرست اس کے بعد نہیں۔"

علامہ بیضاوی (وفات ۶۸۵ھ) اپنی تفسیر انوار التنزیل میں لکھتے ہیں:

"یعنی آپ انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سلسلہ ختم کر دیا، جس سے انبیاء کے سلسلے پر مہر کر دی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہونے سے عقیدۂ ختم نبوت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ ہی کے دین پر ہوں گے۔"

علامہ حافظ الدین النسفی (وفات ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں لکھتے ہیں:

"آپ خاتم النبیین ہیں، یعنی نبیوں میں سب سے آخری، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا، رہے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں اور جب وہ نازل ہوں گے تو اس طرح گویا وہ آپ کے افراد میں سے ہیں۔"

علامہ علاؤالدین بغدادی (وفات ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر خازن میں لکھتے ہیں:

"وخاتم النبیین یعنی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کر دی، اب نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئے گا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی اس میں شریک ہوگا .... وکان اللہ بکل شئ علیما، یعنی یہ بات اللہ کے علم میں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

علامہ ابن کثیر (وفات ۷۷۴ھ) اپنی مشہور تفسیر میں لکھتے ہیں:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول کا درجہ تو بلند ہے۔ رسول کا منصب خاص ہے، نبی کا منصب عام، ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا، مفتری، دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ چاہے وہ کیسے ہی شعبدے، کرشمے، جادو اور طلسم بنا کر لے آئے.... یہی حیثیت ہر اس شخص کی ہے جو قیامت تک اس منصب کا دعویٰ کرے۔"

علامہ ابن نجیم (وفات ۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

"اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، کیونکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جن کا جاننا اور ماننا دین کی ضروریات میں سے ہے۔"

بزم ختم نبوت

دبئی میں چاولوں کی بجائے ہیروئن کی سمگلنگ

صدر پاکستان سے تحقیقات کا مطالبہ

خط کے تمام مندرجات سے اتفاق ضروری نہیں - (ادارہ)

گزارش ہے کہ آج جنگ اخبار میں ایک خبر پڑھی کہ چاولوں کے ساتھ ہیروئن ملا کر دبئی بھیجی گئی تھی تین ماہ کے بعد بھی اسکا چالان عدالت میں پیش نہیں ہو سکا. میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ایسے ہی تحقیقات ہوتی رہیں اور قانون کے محافظ اسی طرح ملک و قوم کے دشمنوں کا تحفظ کرتے رہے تو کچھ بھی نہیں ہوگا. کیونکہ اصل مجرم حمزہ بن عبدالقادر جنرل منیجر ہیری گودام اور اسکے گرگے اسی طرح کام کر کے دوسروں کے گلوں میں پھندے ڈالتے رہیں گے اور FIA کے بجھے قادیانی تحقیقات پر تعینات رہے تو اصل مجرم کیسے ہاتھ آئے گا؟ حمزہ بن عبدالقادر کا مبینہ طور پر بہت بڑے سمگلروں کے گروہ سے تعلق ہے. جو مسلم دشمنی میں اندھا ہو گیا ہے. اس نے پورٹ پر خود اپنی نگرانی میں چاول کے ساتھ ہیروئن چڑھوائی ہے. یہ ہیروئن ڈیفنس کالونی سے ٹرک میں چڑھائی گئی تھی. ڈیوٹی پر انسپکٹر کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیری گودام نمبر ۲ سے یہ مال آیا ہے وہ کبھی بھی پیکٹ کو کھول کر نہیں دیکھتا جب ہیروئن پکڑی گئی اس وقت حمزہ نے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کیلئے تین معصوم انسپکٹروں پر ذمہ داری ڈالدی اور ان کو گرفتار کرا دیا اور آپ نے بغیر کسی تحقیقات کے اس معاملہ میں مداخلت کی جس نے مجرموں کے حوصلوں کو بلند کیا اور بے قصوروں کو آفت ناگہانی میں مبتلا کرا دیا. آپ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا دیں گے. ایک سربراہ مملکت کا یہ کام نہیں ہے جبکہ اس سے بیشتر اس قسم کا کوئی ایک واقعہ بھی آپ تک نہیں آیا آپ کو سوچنا چاہیے تھا. یہ افسر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ تو نہیں ہیں جس کا ہر حکم برحق ہو اور آپ اسکو حکم خداوندی سمجھیں میرا خیال ہے. آپ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں اور بے قصور انسپکٹروں کی رہائی کا حکم صادر فرمائیں اور جن لوگوں کے متعلق میں تحریر کر رہا ہوں ان کے خلاف آپ ذاتی طریقہ پر تحقیقات فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ حمزہ بن عبدالقادر کتنا بڑا ملک دشمن اسلام دشمن ذہنیت کا مالک ہے اور کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے.

حمزہ بن عبدالقادر

یہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں جنرل منیجر ہے یہ اسٹیٹ لائف انشورنس کی بلڈنگ نمبر ۲ میں تیسری منزل میں بیٹھتا ہے. یہ عرصہ دراز سے ہیری چاول گودام میں تعینات ہے اس نے حرام کے مال سے ایک بیت المال قائم کیا ہوا ہے جسکا انچارج ایک انسپکٹر ہے. یہ غریبوں کو رقم دے کر قادیانیت پھیلاتا ہے. اور سیکورٹی کے عملہ سے بدعنوانیاں کراتا ہے مثلاً اچھے چاول اور بوریاں گودام سے باہر نکلواتا ہے. اور کسی وقت اسکے گروہ کا کوئی آدمی پکڑا جاتا ہے. تو اس خزانہ کا منہ کھل جاتا ہے پوری مالی قوت سے اس کا تحفظ کرتا ہے. اس کے زمانہ میں ہر سال گودام میں آگ لگتی ہے. جس سے زیادہ سے زیادہ چاول اور بوریوں کا نقصان ظاہر کراتا ہے. عالم ہنڈنگ ایجنٹ کے ذریعہ ربوہ کو رقم بھجواتا ہے. جہاں سے اسپین اور افریقہ میں قادیانیوں کی امداد ہوتی ہے. اسکے زمانہ میں سب سے زیادہ OVERTIME میں ہر قسم کا کام ظاہر ہوا ہے یہ ریکارڈ سے ظاہر ہوگا اگر عبدالرحمٰن OD نے چھوڑا ہوگا. تو اس نے ایک دفعہ سعودیہ چاول روانہ کیا تھا جسمیں خراب بھی تھا جسکی شکایت ہوئی لیکن اس نے پارٹی سے کہا کہ تم اسکا ذکر نہ کرنا میں پورا کر دوں گا لیکن بیانات ظاہر ہوئی اختر الحق ایکسپورٹ جنرل منیجر سعودیہ انکوائری کیلئے گئے تو حقیقت معلوم ہوئی چیئرمین کو بڑا تعجب ہوا کہ کس طرح یہ... انکی چاول پورا کیا جا سکتا تھا جب تک کہ خراب چاول واپس نہ آجاتے یہ بھی ریکارڈ پر ہوگا. ہونا چاہیے اس سے حمزہ نے دو فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی نمبر ۱ سعودیہ اور پاکستان کے تعلقات کو خراب کرنے کی کوشش کی نمبر ۲ پارٹی سے ساز باز کر کے زرمبادلہ کمایا جا سکے. اسکی کتنی بڑی بدیانتی ظاہر ہوئی اور اس کا کچھ بھی نہ ہو سکا چیئرمین

ایسا مجبور ہوا کہ اسکے خلاف کاروائی نہ کر سکا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کتنے رسوخ کا مالک ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ دشمنی

آپ نے ایک حکم [illegible] میں صادر کیا تھا کہ ہر ملک کا سربراہ باجماعت نماز کا بندوبست کریگا لیکن ایسا نہیں کیا جب چند آدمیوں نے خریداری سینٹر پر باجماعت نماز کا بندوبست کیا تو اس نے یہ کہکر نماز کی جگہ کو ختم کرا دیا کہ تم مجھکو کافر کہتے ہو لہذا میں مسجد نہیں بننے دونگا چنانچہ اس نے مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکا کہ بند کمرہ میں نماز پڑھنے کیلئے کہا جس پر احتجاج ہوا تو ایسی جگہ نماز کا بندوبست کیا جہاں چاروں کا گردہ آتا تھا جسکی شکایت چیئرمین صاحب کو کی گئی تو وہاں سے ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اور جنرل مینجر صاحب انکوائری کیلئے آئے جگہ کا معائنہ کرنے کے بعد پہلی جگہ پر مسجد محمدی کی تعمیر شروع کرا دی۔ اسکے بعد اس انسپکٹر کے خلاف انتقامی کاروائی کی کہ بیماری کی حالت میں اسکا تبادلہ لاہور کرا دیا اور دوبارہ تاکید کرائی کہ تم کو لاہور جانا ضروری ہے۔ وہ اس لئے نہیں گیا کہ یہ اسکا دفتری ریکارڈ خراب کرانا چاہتا تھا کیونکہ سپری گودام میں سامان خان ملک قادیانی تھا۔ اس سے اس کا ریکارڈ آسانی سے خراب کرا سکتا تھا۔ اس نے ایک شرطیہ استعفیٰ دیا جسمیں تحریر کیا کہ حمزہ بن عبدالقادر سے مسجد کے معاملہ میں جھگڑا ہے۔ جسکی وجہ سے میں پوری دیانتداری سے کام نہیں کر سکتا ہوں۔ اس نے اپنے رسوخ سے بغیر انکوائری کے اس کا استعفیٰ منظور کرا دیا۔ اور زبردستی استعفیٰ دلوا کرا لیا چیئرمین سے شکایت کی تو چیئرمین نے کہا آپ میں مجبور ہوں۔ پھر اندازہ لگائیے کہ چیئرمین کیوں مجبور ہوا آج عبدالرحمٰن ریٹائرڈ بریگیڈیر اور چیف ڈائریکٹر

اس ایکسپورٹ کارپوریشن میں کام کر رہا ہے اس پر اس نے ایک ملٹری افسر سے دباؤ ڈالا ہوا ہے اس نے اسکی بدعنوانیوں پر پردہ ڈال دیا ہے حالانکہ ڈسی جی فرڈ [illegible] بھی بوریوں کے کیس میں ملوث ہے۔ ابھی دو انسپکٹر موجود ہیں۔ محمد شریف اور عبدالقدوس سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

ترابوں میں بھی گڑبڑ کی ہوئی ہے۔ جسکی ایک کاپی میں آپکی درخواست کے ساتھ منسلک کر رہا ہوں وقت پڑنے پر بہاری اور دوسرے وقت پر پنجابی بن کر کام نکالتا ہے۔ یہ پنجابی اور غیر پنجابی کی بھی ہوا چلا کر ملک کو نقصان پہنچاتا ہے۔

اس کا ایک ذاتی ملازم اظہر احمد تھا جو اسکے گھر پر کام کرتا تھا۔ عرصہ تک اپنے بعد اس نے اسکو پہچان لیا کہ یہ مسلمانوں کا کتنا دشمن ہے اسکو بھی احساس ہو گیا اگر اس کو علیحدہ کرتا تو راز کھل جاتا۔ اس نے اس سے کہا کہ تم دبئی چلے جاؤ۔ میں تم کو بھجوا دیتا ہوں چنانچہ وہ تیار ہو گیا اس نے اپنے ایک دوست سے کہا شپ سے دبئی جا رہا ہوں۔ سب سمجھے دبئی گیا ہے۔ لیکن کچھ دن کے بعد سمندر کے کنارے سے اسکی لاش ملی جسکو انہوں نے راز فاش ہو جانے کے خطرہ کی وجہ سے قتل کرا دیا۔ اور یہ مجرم آج تک آرام سے پھر رہا ہے۔ یہی کردار اس نے انسپکٹروں کے ساتھ ادا کیا ہے۔

لہذا اس قتل کی تحقیقات کرائی جائے اور اس قاتل کو سزا دلائی جائے۔

فیض الرحمٰن ہیرا انٹیکس ایڈوائزر ہے۔ جو مختلف کمپنیوں اور ٹریول ایجنسیوں میں کام کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکے رسوخ بہت ہیں کسٹم وغیرہ میں اور موٹر کمپنیوں میں اور دیگر شعبوں میں اسکا بہت اثر ہے یہی متحرک کارکن ہے۔ جو چاہتا ہے کراتا ہے۔

چاول حمزہ بن عبدالقادر کی زیر نگرانی چارٹرڈ جہاز جرمن بحری MV WAL پر لوڈ ہوا تھا جبکہ چاول MV CHITRAL پر لوڈ ہونا تھا آخر کوئٹ

پاکستان کو یہ نقصان کیوں پہنچایا گیا۔ اسکی بھی وجوہات ہیں جو آگے ملاحظہ فرمائیں ایسا عین وقت پر ہوتا رہتا ہے۔ کیونکہ یہ اسمگلروں کا بہت بڑا منظم گروہ پورٹ پر کام کر رہا ہے۔ ایک پورٹ پر پانامہ کا ٹیگ لگائے پھرتا ہے۔ جو بہت بڑا اسمگلر ہے اسکا فیض الرحمٰن کی وجہ سے کسٹم اور جی کی PN پر پورا قبضہ ہے۔ اس لئے اس گروہ کے مال کو باہر بھیجنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے اب چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

نمبر ۱۔ RECP کے چاولوں کے خالی ڈبے ڈیفنس سوسائٹی میں کس نے سپلائی کئے۔

نمبر ۲۔ ٹریلر کس کے حکم سے پورٹ جانے کے بجائے ڈیفنس سوسائٹی گیا۔ MV-CHITRAL کے بجائے چارٹرڈ جرمن جہاز MV WAL SM پر چاول کس کے حکم سے لوڈ ہوا جبکہ حمزہ بن عبدالقادر پورٹ پر موجود تھا۔

نمبر ۳۔ ہیروئن کے پکڑے جانے کے بعد وہ کون تھا جس نے آپکو انسپکٹروں کی نااہلی ظاہر کی تھی۔ اس سے پیشتر بھی پورٹ پر بہت بدعنوانیاں ہوئی ہیں انکی اطلاع آپ کو کیوں نہیں دی گئی۔

حال ہی میں ذکریا سعید سمگلنگ کا کاروبار دیکھکر اور اپنے آدمیوں کو جیل سے رہا کرا کر لایا ہے جس کا استقبال حمزہ بن عبدالقادر نے ائیرپورٹ پر کیا۔

ان حالات میں آج ایک شخص RECP کے ذمہ دار بن گئے ہیں۔ دوسرے کا نمبر بھی آ رہا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ قسم کا بدعنوان بددیانت ملک وقوم کا دشمن ہے۔ اور اس کا تعلق کس بڑے گروہ سے ہے۔

۲۔ اظہار الحق

سابق چیئرمین RECP سابق کارس سیکرٹری ناظم آباد نمبر ۲ موڑ مارکیٹ میں فیض الرحمٰن کے گھر آیا جہاں عید ملن پارٹی کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ اسمیں حمزہ بن عبدالقادر جی بی RECP ایئر ٹریول لائن کا مالک۔ ذکریا سعید۔ ارشین شپنگ کمپنی کا مالک

در فضل الرحمٰن ایڈوائزر انکم ٹیکس شامل تھے دیکھنے والے کو تعجب ہوا کہ سیکرٹری لیول کا آدمی اس فلیٹ میں کیسے نمودار ہوا ہے۔ حمزہ عبدالقادر کو اسکی پوری حمایت حاصل ہے جسکی وجہ سے سارے اختلافی امور تقریباً ختم ہو کر رہ گئے ہیں۔ کیونکہ حمزہ جو چاہتا وہی کرتا ہے۔ کسی کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ہے۔

۳- ذکریا سعید | اعزازی کونصل پانامہ برائے پاکستان

اس کے دو جہاز سمگلنگ میں ایک شارجہ دوسرا لیوربول میں زیر حراست میں یہ انٹرنیشنل ٹریڈنگ کا مالک ہے۔ اور حکومت کے خاص نمائندوں سے اسکے گہرے تعلقات ہیں۔ E بی بی P تو اسکی ایسا غلام ہوتا ہے۔ غلام ہے۔ اس نے اپنے منصوبوں کو کامیاب کرنے کیلئے بینہ طور پر عورتوں سے کام لیا چنانچہ کشمیر ویمن ایسوسی ایشن قائم کی ہوئی ہے۔ جس سے حکومت کے مغرب زدہ عورتوں کیلئے سیر و تفریح کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ اسکے لئے ایک ٹریول گلیور ٹریول ایجنسی ہے جو قادیانی ٹرسٹ پر قائم ہے جو ایسے لوگوں کیلئے ہر قسم کا سامان مہیا کرتی ہے۔ حکومت کے زیادہ تر افسران اسی ٹریول ایجنسی سے سیر و تفریح کیلئے جاتے ہیں اس طرح قادیانیوں نے اپنے پورے خزانہ کا منہ کھول رکھا ہے۔ تاکہ پاکستان کے راز معلوم ہوتے رہیں اور ملک و قوم کے خلاف کامیاب طریقے سے حملہ کیا جاسکے

۱۴ اپریل ۱۹۸۵ء کو KDA سکیم نمبر ایک میں ایک جلسہ ہوا جسمیں حمزہ بن عبدالقادر و ذکریا سعید فیض الرحمٰن امین۔ ملک موٹر کمپنی کا مالک۔ اور کشمیر ویمن کی عہدیدار رات ایک بجے تک شریک رہے FIA میں بھی قادیانیوں کی بھرتی ہے۔ اسطرح کوئی قادیانی قانون کے شکنجہ میں نہیں آسکتا۔

منیر احمد زر نشت قادیانی۔ یہ سابق ایگزیکٹو افسر اور سیٹیر رہا ہے۔ اس نے بڑی تعداد میں قادیانیوں کو اسلامی ملکوں میں بھیجا ہے۔ RECP کے ڈپٹی منیجر ساران ملک کا لڑکا بھی خلیج کے کسی ملک میں گیا ہوا ہے گلیور ٹریول سے ہی KLM کا ٹکٹ لیکر لندن طاہر مرزا کو روانہ کیا تھا جسکا حکومت پاکستان کو علم نہ ہوسکا۔ کس قدر منظم طریقہ ہے۔ ابھی تحقیقات جاری ہے آئندہ پیپر روانہ کی جائیں گی۔

یہ مضمون صرف اس لئے بھیجا جا رہا ہے تاکہ اگر آپکو اور آپکے ذاتی عملے کو اس ملک سے صحیح معنوں میں محبت ہے تو ان کی انکوائری کرا کر دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کیسا خطرناک گروہ ہے۔

لیاقت حسین کراچی نمبر ۱۹۔

مولانا تاج محمد فقیر والی

جلد چہارم کے تین چار شمارے موصول ہوئے ہیں دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب فرمائیں۔

ہماری طرف بڑی شدت کی گرمی پڑ رہی ہے تحریری کام تو رمضان المبارک میں بالکل ہو ہی نہیں سکا ہفتہ عشرہ تک انشاء اللہ تعالیٰ نئے سرے سے مضامین کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ آپ کی دعاؤں کی خاص ضرورت ہے۔ کبھی کبھی اپنی خیریت سے آگاہ فرماتے رہا کریں۔

تاج محمد مدرس جامعہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاول نگر۔

قیامت کب آئے گی؟

★ اشتیاق احمد نے عجیب رنگ میں یہ کتاب لکھی۔
★ ایک مختصر مگر جامع کتاب جس کا مطالعہ وقت کی ضرورت ہے
★ قادیانیت کے چہرے سے نقاب اتارنے کی کامیاب کوشش....
★ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں واضح احادیث
★ آپ ہر ہر سطر پر حیرت زدہ رہ جائیں گے
★ آخر میں تین جھوٹے نبیوں کے حیران کن واقعات

اشتیاق پبلیکیشنز راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور

وادی مرجان

► ایک ناول جو حقیقت بن کر ابھرا
► اس ناول نے آخر تہلکہ کیوں مچا دیا
► اس نے ان گنت سوالات ذہنوں میں پیدا کر دیے۔
► مصنف کو گالیوں بھرے خط لکھے گئے' کافر تک کہا گیا
► تمام اسلام کے شیدائیوں نے ناول کی حد درجہ تعریف کی
► مرزائیت پر ایک ضرب

قیمت ۶/۰۰

اشتیاق پبلیکیشنز راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور

حضرت مولانا

قاسم نانوتوی

رحمۃ اللہ علیہ

نانوتہ جو ایک چھوٹا سا قصبہ ہے، دیوبند سے بارہ کوس (۱۸ میل) مغرب میں۔ سہارنپور سے ۱۵ کوس (۲۲ میل) جنوب میں۔ گنگوہ سے ۹ کوس (۱۲ میل) مشرق میں اور دہلی سے ۶۰ کوس (۱۰۰ میل) شمال میں ہے۔ اسی قصبہ میں مولانا محمد قاسم نانوتوی ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام خورشید حسین ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام شیخ اسد علی تھا۔ ان کے آپ اکلوتے صاحبزادے تھے۔ والدہ ماجدہ شیخ وجیہ الدین وکیل کی صاحبزادی تھیں۔

مولانا قاسم نانوتوی نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن نانوتہ میں شروع کی۔ اس مکتبی تعلیم میں آپ کے ہم سبق مولانا محمد یعقوب بن استاذ العصر مولانا مملوک علی تھے۔ چار سال کی عمر میں آپ کو نانوتہ سے دیوبند تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ جہاں آپ کی ننھیال تھی۔ یہاں آپ کے سب سے پہلے استاد شیخ مہتاب علی صاحب تھے۔ جو حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن اسیر مالٹا کے سگے چچا اور مولانا ذوالفقار علی صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان سے مولانا محمد قاسم نے فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ مولوی مہتاب علی ایک ظریف طبیعت انسان تھے۔ اور ہر ایک شاگرد کا اس کے حسب حال نام رکھ دیتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مولانا محمد قاسم نانوتوی کا نام "ظالم کی بکری" رکھ دیا تھا۔ نو سال کی عمر میں دیوبند میں مکتبی تعلیم کے بعد آپ سہارنپور اپنے نانا وجیہ الدین کے پاس چلے گئے جو عربی کے ساتھ ساتھ فارسی ادب میں کافی دستگاہ رکھتے تھے۔ اور اردو کے ایک اچھے شاعر تھے۔ سہارنپور میں آپ کو ایک اچھا تعلیمی ماحول مل گیا۔ اس کی تعلیم بزرگوں کو دیا گئے تھے۔ چنانچہ آپ کے نانا نے آپ کو ان ہی بزرگ کے سپرد کر دیا۔

دیوبند میں فارسی اور عربی کی تعلیم جن کتابوں تک مولانا قاسم نانوتوی نے حاصل کر لی تھی۔ ان کے بعد کی کتابیں مولوی محمد نواز صاحب سے پڑھیں۔ سہارنپور کی تعلیمی زندگی کے یہ دن بہت لطف اور مزے کے ساتھ گزر رہے تھے۔ کہ اچانک ۱۸۴۲ء میں سہارنپور میں ایک ہولناک قسم کا وبائی بخار پھوٹ پڑا۔ آپ کے نانا مولوی وجیہ الدین کا انتقال ہو گیا۔ اور تمام حالات بدل گئے۔ مولانا قاسم صاحب کو سہارنپور سے پھر ایک مرتبہ نانوتہ واپس آنا پڑا۔ یہاں ایک سال تک آپ رہے۔ اس عرصہ میں تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ مولانا مملوک علی صاحب جو عربی کالج دہلی میں استاد تھے جب حج سے واپس آئے اور بعد میں نانوتہ تشریف لائے تو مولانا قاسم صاحب کو اپنے ہمراہ دہلی لے گئے۔ اس وقت مولانا صاحب کی عمر ۱۲ برس کی تھی۔ دہلی میں آپ نے اپنی تعلیم دوبارہ جاری کر دی اور مولانا مملوک علی صاحب سے پورے طور پر استفادہ کرتے رہے۔ جب آپ دینی تعلیم سے فارغ ہو گئے تو مولانا مملوک علی صاحب نے آپ کا نام عربی کالج دہلی میں داخل کروا دیا۔ لیکن آپ امتحان میں شریک نہیں ہوئے۔ اور آپ ۱۷ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

اسی زمانہ میں دہلی، سیاسی اور علمی ہستیوں کے اجڑ جانے کے باوجود طرح طرح کے فنکاروں اور باکمال لوگوں کو اپنی آغوش میں سمیٹے ہوئے تھی۔ آزردہ، مومن، شیفتہ، نصیر، صہبائی، ذوق، اور غالب موجود تھے۔ مشہور و معروف خطاط، خوشنویس، پہلوان موجود تھے۔ انہی میں سے دہلی کے طبقہ علماء میں سے ایک بزرگ مولانا وازش علی صاحب تھے جو حدیث میں مولانا شاہ محمد اسحٰقؒ کے شاگرد تھے۔ ان کا ذکر سر سید احمد خان نے "آثار الصنادید" میں بھی کیا ہے۔ ان بزرگ کے مکان پر طالب علموں کا مجمع رہتا تھا۔ مولانا قاسم نانوتوی بھی ان کی مجلس میں جاتے تھے۔ وہاں انہوں نے اپنے علم کی دھاک بٹھا رکھی تھی۔

خداداد ذہانت اور صلاحیت کی بنا پر معقولات کی مشکل کتابیں ایسے پڑھا کرتے تھے۔ جیسے حافظ منزل سناتا ہے۔ سب سے آخر میں آپ نے حدیث کی کتابیں شاہ عبدالغنی مجددیؒ کی خدمت میں پڑھیں۔

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ جب دہلی تشریف لائے تو حضرت مولانا مملوک علی صاحب کے یہاں قیام فرماتے تھے اور اس طرح مولانا محمد قاسم صاحب بھی ان کی زیارت سے بہرہ یاب ہوتے تھے۔ آپ حاجی امداد اللہؒ سے بہت جلد متاثر ہو گئے۔ چنانچہ اپنے اہم مجالس علمیہ میں حضرت حاجی امداد اللہؒ کے کمالات عملیہ و علمیہ کا تذکرہ فرماتے تھے اور آستانہ امدادیہ کی طرف ترغیب دیتے تھے۔ آپ ہی کے کہنے پر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی حاجی امداد اللہ صاحب سے بیعت ہوئے۔ چنانچہ مولانا رشید احمد گنگوہی فرمایا کرتے تھے کہ مولوی محمد قاسم نے حاجی امداد اللہؒ

صاحب کی تعریفیں کرکے انہیں مرید کرایا اور بعد میں حضرت حاجی صاحب سے اصرار اور کوشش کرکے میں نے مولوی قاسم صاحب کو ان کا مرید بنوایا۔ حاجی امداد اللہ صاحب کی توجہ کامل سے مولانا قاسم نانوتوی صاحب بہت جلد اعلیٰ روحانی مقام پر پہنچ گئے اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی فرماتے تھے کہ مولانا قاسم صاحب نانوتوی کو کم سنی ہی میں ولایت کا درجہ حاصل ہو گیا تھا۔ آپ سے رات دن کھلی کرامتیں سرزد ہوا کرتی تھیں لیکن خاکساری کی وجہ سے ان کو ایسا چھپاتے تھے جیسے پانی کنویں کی تہ میں اور ہرگز اپنی کرامتوں کے اظہار کو پسند نہ فرماتے تھے۔

حاجی امداد اللہ صاحب کو مولانا قاسم نانوتوی پر بہت ناز تھا۔ باوجود اجازت کے ایک زمانہ تک کسی کو بیعت نہ فرمایا۔ لیکن بعد میں اپنے مرشد کے حکم اور تاکید پر لوگوں کو بیعت فرمانا شروع کر دیا۔ مولانا محمد قاسم صاحب کی مجلس میں ہنسی مذاق خوب ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا یار باش ہیں لیکن ساتھ ساتھ اپنے ارادت مندوں اور تلامذہ کی ایسی تعظیم و توقیر فرماتے تھے جیسے کوئی مرید یا شاگرد اپنے شیخ و استاد کی تعظیم کرتا ہے۔ آپ ہر شخص کا نام پورا لیتے تھے، نام کے شروع میں "میاں" اور آخر میں "صاحب" بڑھا دیتے تھے۔

کوئی جلسہ مٹھائی سے خالی نہ ہوتا تھا۔ اگر مٹھائی موجود نہ ہوتی تو بازار سے منگوا کر تقسیم فرماتے۔

مہمان نوازی مولانا پر ختم تھی۔ جس دن زیادہ مہمان ہوتے مولانا خوش نظر آتے اور جس دن کوئی مہمان نہ ہوتا تو مولانا ملول رہتے۔ سفر میں آپ ہدیہ نہ لیتے تھے۔ لیکن اگر آپ کا کوئی مخلص کوئی ادنیٰ شے بھی پیش کرتا تو نہایت خوشی سے قبول فرما لیتے تھے۔ اور اس کے حق میں دعا کرتے تھے۔ دعوت سب کی قبول فرما لیتے تھے۔ خصوصاً غرباء کی بڑی خوشی سے۔ آپ نہایت سادہ زندگی گزارتے آپ کے حجرے میں کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ صرف ایک چٹائی ہوتی تھی۔ نہ صندوق تھا نہ کپڑوں کی گٹھری ہوتی تھی۔ سفر میں جب آپ جاتے تو جو ایک آدھ کپڑا ہوتا کسی کے پاس رکھوا دیا کرتے ورنہ عموماً ایک ہی جوڑے میں سفر ہوتا تھا۔ البتہ ایک نیلی لنگی ساتھ رہتی تھی۔ جب کپڑے زیادہ میلے ہو جاتے تو لنگی باندھ کر کپڑے دھو لیتے۔ آپ اپنے کرتوں میں بٹن نہیں لگواتے تھے۔ بلکہ بند لگواتے تھے۔ سردی ہوتی تو مختصر سا معمولی عمامہ باندھ لیا ورنہ کنٹوپ پہنتے تھے۔

حضرت مولانا قاسم کی یہ شان تھی کہ اگر آپ سخت سے سخت بیمار بھی پڑتے تو کبھی زبان سے اف نہ کرتے۔ کہتے تھے کہ اللہ کی طرف سے جو حالت بھی آئے اسے صبر و رضا کے ساتھ گزارنا چاہئے۔

ہر چہ از دوست می رسد نیکو است

مولانا قاسم نانوتوی صاحب وعظ نہیں کہتے تھے۔ کوئی بہت اصرار کیا تو فرمایا۔ وعظ ہم لوگوں کا کام نہیں ہے۔ اور نہ ہمارا وعظ کچھ مؤثر ہو سکتا ہے۔ وعظ کا کام تو مولانا اسمٰعیل شہید کا تھا اور وہی مؤثر تھا کہ ایک دن میں بیس بیس جگہ وعظ کہتے تھے وہ وعظ کہنے کے اہل تھے اور ایسا ہی اس کا اثر ہوتا تھا۔

۱۸۵۷ء میں سقوط دہلی کے بعد اسلامی درس گاہوں اور مدارس کو سخت نقصان پہنچا۔ بہت سے علماء ختم ہو گئے کچھ حجاز وغیرہ چلے گئے۔ مگر شاہ محمد اسحاق دہلوی کے بعض شاگردوں کو ایک درس گاہ قائم کرنے کا خیال ہوا۔

مولوی فضل الرحمٰن۔ مولوی ذوالفقار علی اور حاجی محمد عابد حسین صاحب (ف ۱۹۱۲ء (۱۳۳۱ھ) وغیرہ نے یہ تجویز کی کہ ایک مدرسہ دیوبند میں قائم کریں۔ چنانچہ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء کو دیوبند کی مشہور چھتہ والی مسجد میں انار کے درخت کے نیچے کھلے صحن میں اس مدرسہ کا آغاز ہوا جس کی سرپرستی اور رہنمائی مولانا محمد قاسم نے کی اس درس گاہ کے سب سے پہلے طالب علم محمود (شیخ الہند مولانا محمود حسن) اور پہلے استاد ملا محمود تھے۔

چندے کے لئے جس نے سب سے پہلے رومال پھیلایا، اور جس نے سب سے پہلے چندہ دیا وہ حاجی عابد حسین تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں تقریباً چار سو روپے جمع ہو گئے۔ ۱۹ محرم الحرام کو ایک اشتہار کے ذریعہ قیام مدرسہ کا اعلان کیا گیا۔ پہلے سال کے اختتام تک طلباء کی تعداد اٹھتر (۷۸) ہو گئی۔ جس میں بیرون ہند کے طلباء بھی شامل تھے۔ طلباء کے اضافہ کے ساتھ مدرسین کا بھی اضافہ ہوا اور چار مدرس اور بڑھائے گئے۔

مولانا محمد یعقوب نانوتوی کو صدر مدرس مقرر کیا گیا۔ چند ہی سال میں چھتہ کی مسجد ناکافی ثابت ہوئی تو ۱۸۷۳ء (۱۲۹۰ھ) میں مدرسہ جامع مسجد دیوبند (میں منتقل ہو گیا مگر جلد ہی یہ جگہ بھی ناکافی ثابت ہوئی تو مولانا محمد قاسم نانوتوی نے دارالعلوم کے لیے آبادی سے باہر ایک کشادہ اور وسیع عمارت کے لیے تجویز پیش کی۔ اور قطعہ اراضی خریدنے کے بعد ۲ ذی الحجہ ۱۸۷۶ء (۱۲۹۲ھ) کو جمعہ کے دن موجودہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مولانا احمد علی سہارنپوری، مولانا محمد قاسم، مولانا رشید احمد گنگوہی، حاجی عابد حسین اور مولانا محمد مظہر نے علی الترتیب ایک ایک اینٹ رکھی۔

مولانا محمد یعقوب نانوتوی نے مادہ تاریخ "تعمیر اشرف عمارت" سے نکالا ہے جس سے ۱۸۷۶ء (۱۲۹۳ھ) برآمد ہوتے ہیں۔ چونکہ تعمیر کا کام آئندہ سال ہی شروع ہوا۔ اس لیے ۱۸۷۷ء (۱۲۹۳ھ) کو آغاز تعمیر قرار دیا گیا۔

دارالعلوم دیوبند آج برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی سب سے بڑی دینی درس گاہ ہے اور بین الاقوامی شہرت اور عظمت کا حامل ہے۔

آخری حج سے واپسی پر حضرت مولانا نانوتوی سخت علیل ہو گئے۔ جہاز ہی پر آپ کی طبیعت بہت بگڑ گئی تھی۔ بمبئی اترے تو بیماری کا سخت غلبہ تھا۔ مگر بیماری پا ثمار ہو گیا تھا۔ خدا خدا کرکے دیوبند پہنچے۔ لیکن بیماری کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ مقامی علاج و معالجہ سے جس میں یونانی۔ ڈاکٹری اور ویدک علاج بھی شامل تھا۔ کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بیماری جڑ سے نہ گئی۔ لیکن حضرت والا اپنے رشد و ہدایت کے کام میں مصروف رہے۔ نماز کا ہمیشہ خیال رکھا۔ دو سال تک آپ برابر بیمار رہے۔ بیماری میں افاقہ

باقی صہ ۲۶ پر

ختم نبوت

لندن سے امیر مرکزیہ اور مجلس کے دوسرے راہنماؤں کا
اپنے احباب اور جماعتی دوستوں کو سلام

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ اور مرکزی نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب تبلیغی مشن پر لندن پہنچ گئے مجلس کا چار رکنی وفد جس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا اللہ وسایا شامل ہیں۔

باقی ص ۲۶ پر

حنیف رامے نے قادیانی دجال کو پنجاب کا قائد لکھ کر پنجاب کے عوام کی توہین کی ہے

مرزا قادیانی کو پنجاب کا قائد لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رامے اور مسٹر طاہر کے درمیان کوئی لندن پیکٹ ہوا ہے

رامے صاحب قادیانیوں کے ہاتھ کا جھنجھنا بنے ہوئے ہیں

کراچی (وقائع نگار خصوصی) مشہور نام نہاد قادیانی نواز دانشور" حنیف رامے نے حال ہی میں ایک نئی کتاب پنجاب کا مقدمہ" تصنیف کی ہے۔ اس کتاب میں رامے صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ پنجاب میں اگر دوسرے صوبوں کے کہنے کے مطابق آج قیادت کا فقدان نظر آتا ہے تو بھی یہ بات تاریخی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ پنجاب میں قیادت کا کبھی فقدان نہیں رہا حنیف رامے نے پنجاب کی قیادت کی مثال دیتے ہوئے لکھا ہے کہ پنجاب پورس سے لیکر رنجیت سنگھ کی سیاسی قیادت موجود رہی اور اس سرزمین سے ہندومت کو شیواجی جیسے دیوتا بھی عطا کیے گئے اور سکھ مذہب کے بانی گرونانک اور احمدیت (قادیانیت) کے بانی مرزا غلام احمد بھی پیدا کئے ہیں حنیف رامے صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے ملت اسلامیہ کے غدار اور کذاب و دجال کو پنجاب کا قائد ثابت کرکے پنجاب کے بہادر اور غیور عوام کی توہین کی ہے۔ حنیف رامے قبل ازیں بھی ایک مضمون کے ذریعے اپنی ذہنی کاوشیں اور قلمی جولانیاں قادیانیوں کے حق میں دکھا چکے ہیں اور انگریز کے اس جاسوس ٹولے کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرچکے ہیں۔ وہ تھوڑا عرصہ پہلے ہی کئی سال لندن میں گذار کے آئے ہیں جو قادیانیوں کا دو کعبہ" ہے شاید یہ اسی مٹی کا اثر ہے۔ یا وہاں سے کوئی لائن ملی ہے کہ پہلے انہوں نے قادیانیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی ناکام کوشش اور اب قادیانیوں کے گرو گھنٹال مرزا ئے قادیان کو پنجاب کا قائد بنا ڈالا سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ حنیف رامے صاحب نے مساوات پارٹی کے نام سے جو جماعت بنائی ہے۔ وہ چونکہ رامے صاحب کے گھر کی چار دیواری تک محدود ہے۔ اس لئے عوام میں عدم مقبولیت کی بنا پر وہ اسے اپنے گھر کی چار دیواری سے نکالنا چاہتے ہیں۔ ان کے ذہن میں ۱۹۷۰ء کے حالات ہیں جب ایک سیاسی جماعت کی قادیانیوں نے بھرپور حمایت کی تھی۔ لیکن جب اس جماعت کے دور اقتدار میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو قادیانی اس تک و دو میں لگے ہوئے ہیں کہ کوئی مرد غیب ایسا اٹھے جو قادیانیوں کو ذلت سے نکالے اور شاید وہ مرد غیب حنیف رامے صاحب ہیں اتفاق دیکھئے کہ جب مرزا طاہر لندن گئے تو اس کے تھوڑا عرصہ بعد لندن سے رامے صاحب پاکستان پہنچ گئے۔ حنیف رامے کی مرزائیت نوازی ان کے حق میں مضمون لکھنے اور مرزائے قادیان کو پنجاب کے عوام کا قائد ثابت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا طاہر اور رامے کے درمیان کوئی خفیہ لندن پیکٹ ہو چکا ہے۔ تاہم حنیف رامے کی قادیانیت نوازی اتنی واضح ہے کہ پاکستان کے عوام ہی نہیں پنجاب کے عوام بھی انہیں کوئی گھاس نہیں ڈالیں گے ابھی ایک ماہ پیشتر رامے صاحب نے چشمہ بیراج کا مسئلہ کھڑا کرکے پنجاب اور سندھ کے عوام کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی تھی اور یہی قادیانی بھی چاہتے ہیں کہ کسی طرح پاکستان میں خانہ جنگی کے حالات پیدا ہوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیانیوں نے اس مقصد کے لئے حنیف رامے جیسے "ادیب" "دانشور" اور "بے پر صحافی" کی خدمات حاصل کی ہیں اور وہ قادیانیوں کے ہاتھ کا جھنجھنا بنے ہوئے ہیں۔

حاجی اللہ رکھا صاحب کا انتقال

عارف والا حاجی اللہ رکھا جالندھری فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم ۱۹۰۲ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے ان کا اکابرین دیوبند خصوصاً سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا لال حسین اختر مولانا محمد علی جالندھری سے دوستانہ تعلقات تھے حاجی صاحب کو عقیدہ ختم نبوت سے بڑا شغف تھا ۹۰ سال کی عمر میں بروز جمعہ مورخہ ۲۶-۷-۸۵ کو دار فانی سے کوچ کر گئے قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

وفاق المدارس العربیہ پاکستان ۸۵ء کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا

ملتان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم امتحانات مولانا محمد انور پاشا نے وفاق کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا۔ حسب سابق امسال بھی وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق جامعات کے درجہ علیہ کا سالانہ امتحان ۲۰ شعبان سے ۱۰ شعبان تک وفاق کے تحت منعقد ہوا۔ ایک ہزار پانچ سو طلبہ کو رول نمبر جاری کر دیے گئے۔ ان میں سے ۱۷ طلبہ درجہ ممتاز میں، ۹۰۰ طلبہ درجہ جید جدا میں، ۲۰۴ طلبہ درجہ جید میں، ۲۶۳ طلبہ درجہ مقبول میں، اور ۴ طلبہ صحیح بخاری اور جامع ترمذی کے ضمنی امتحان میں کامیاب ہوئے ۷۶ طلبہ ضمنی آئے۔ ۸۱ طلبہ غیر حاضر اور ۳۷۲ طلبہ ناکام ہوئے ۹ طلبہ کا نتیجہ کالعدم اور ۹ طلبہ کا نتیجہ موقوف کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ ۹۲ فیصد رہا۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی امداد اللہ بن مولانا سراج الدین ڈھیری رول نمبر ۱، ۶۰۰ میں سے ۵۰۳ نمبر لے کر اول نمبر کامیاب ہوئے۔ نصرت العلوم، گوجرانوالہ کے مولوی عبدالجبار بن عبدالستار ضلع بھکر، رول نمبر ۱۶۱، ۴۷۰ نمبر لے کر دوم آئے اور جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے مولوی محمد اسماعیل بن عبدالمالک بھالیجری رول نمبر ۷۴۶، ۴۵۵ نمبر لے کر سوم آئے۔

درجہ ممتاز میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رول نمبر

ممتاز: ۱، ۸۰، ۱۲۸، ۱۶۷، ۲۱۱، ۳۵۱، ۳۶۳، ۴۶۷، ۶۹۸، ۷۱۰، ۷۵۱، ۹۵۶، ۹۶۰، ۹۶۷، ۹۸۱، ۹۸۸، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱ ——— درجہ جید جدا میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رول نمبر یہ ہیں۔ جید جدا: ۴، ۶۷، ۹۴، ۱۳، ۳۰، ۳۹، ۷۱، ۸۰، ۸۵، ۱۰۸، ۱۱۳، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۸۳، ۲۰۴، ۲۳۳، ۲۶۷، ۲۸۸، ۲۹۱، ۳۰۹، ۳۱۹، ۳۲۷، ۳۴۳، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۸۲، ۴۷۲، ۴۷۵، ۴۹۰، ۵۱۰، ۵۲۳، ۵۳۰، ۵۵۹، ۵۶۳، ۵۹۸، ۶۰۲، ۶۰۷، ۶۴۳، ۶۸۰، ۶۸۴، ۶۸۶، ۶۹۸، ۶۹۵، ۶۹۷، ۷۰۸، ۷۱۶، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۶، ۷۵۳، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۶۶، ۷۶۸، ۷۷۴، ۷۸۵، ۷۹۶، ۷۹۹، ۸۰۸، ۸۱۳، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۹۸، ۹۱۰، ۹۱۲، ۹۲۷، ۹۳۹، ۹۴۳، ۹۴۸، ۹۵۰، ۹۵۳، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۹، ۹۷۲، ۹۷۴، ۹۷۸، ۱۰۰۶، ۱۰۱۲ ——

درجہ جید میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رول نمبر یہ ہیں

جید: ۱۰، ۲۹، ۳۳، ۳۸، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۵۳، ۵۶، ۵۸، ۶۶، ۶۷، ۶۹، ۷۷، ۷۸، ۸۱، ۸۸، ۸۹، ۹۳، ۹۵، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۷، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۵۷، ۱۶۱، ۱۷۹، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۲۳۱، ۲۳۵، ۲۳۸، ۲۹۰، ۲۹۷، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۳، ۳۶۵، ۳۵۰، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۶۷، ۳۸۰، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۸، ۴۰۲، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۸، ۴۵۲، ۴۵۷، ۴۶۰، ۴۷۳، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۸۲، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۸، ۴۹۳، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۱۳، ۵۱۹، ۵۲۷، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۸، ۵۴۱، ۵۴۷، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۶۱، ۵۶۷، ۵۷۳، ۵۷۷، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۵، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۲۰، ۶۲۳، ۶۲۹، ۶۳۳، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۶۰، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۳، ۶۷۷، ۶۸۸، ۶۹۳، ۶۹۶، ۶۹۶، ۷۰۰، ۷۱۳، ۷۱۶، ۷۲۹، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷، ۷۴۹، ۷۵۲، ۷۵۵، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۸۰، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۶، ۷۸۸، ۷۹۰، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۲، ۸۱۵، ۸۱۹، ۸۱۱، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۳۳، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۲۷، ۸۳۸، ۸۴۷، ۸۷۹، ۸۹۱، ۸۹۵، ۹۱۱، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۶، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۳، ۹۴۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۴۷، ۹۳۹، ۱۰۳۳، ۹۵۳، ۹۵۷، ۹۶۶، ۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۸۳، ۹۸۳، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۲۰، ۱۰۳۷ ——— درجہ مقبول میں کامیاب ہونے والے فضلاء کے رول نمبر یہ ہیں۔

مقبول: ۳، ۸، ۹، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۳۶، ۵۵، ۵۷، ۵۹، ۶۲، ۶۳، ۶۵، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۷۹، ۸۲، ۸۳، ۸۶، ۸۷، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۶، ۱۰۲، ۱۰۵، ۱۱۲، ۱۲۱، ۱۲۸، ۱۳۸، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۹، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۱، ۱۸۷، ۱۹۳، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۱۶، ۲۲۵، ۲۲۹، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۵، ۲۷۹، ۲۸۱، ۳۰۰، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۳۱، ۳۳۶، ۳۴۰، ۳۴۶، ۳۵۳، ۳۵۶، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۲، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۲، ۳۹۶، ۳۹۷، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۹، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۲۰، ۴۲۸، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۸، ۴۴۱، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۷، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۶، ۴۹۷، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۴، ۵۰۶، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۸، ۵۳۳، ۵۳۶، ۵۴۳، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۶۰، ۵۶۳، ۵۶۶، ۵۷۰، ۵۷۴، ۵۷۶، ۵۹۲، ۵۹۶، ۵۹۷، ۶۰۲، ۶۰۴، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۶، ۶۳۴، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۵۴، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۶، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۹، ۷۰۰، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۹،

تیل برآمد ہونے والے علاقے کلارچی میں قادیانی دھڑا دھڑ زمینیں خرید رہے ہیں

صوبہ سندھ میں خالص قادیانی اسٹیٹ بنانے کیلئے قادیانیوں نے منظم طریقے سے سرگرمیاں شروع کردیں

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) قادیانی سندھ کے علاقہ کلارچی میں بڑی تعداد میں زمینیں خرید رہے ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اس علاقہ میں تیل کے ذخائر برآمد ہوئے ہیں، حکومت کو اس صورت حال کا فوری نوٹس لینا چاہیے قادیانیوں کا ہمیشہ ہی یہ طریق رہا ہے کہ وہ اہم اور حساس علاقوں میں اپنی BASE بنانے کی کوشش کر رہے ہیں NATIONAL DOCUMENTATION CENTRE کے زیر اہتمام چھپنے والی انگریزی کتاب دی پارٹیشن آف دی پنجاب میں قادیانی جماعت کے جن لوکل سینٹرز کی فہرست دی گئی ہے۔ اسے اٹھا کر پڑھ لیجئے وہ ملک کی تمام سرحدوں پر نہایت منظم اور مخصوص انداز میں پھیلے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق سندھ میں وہ لوگ ہزار ایکڑ اراضی کے مالک ہیں۔ تھرپارکر کا علاقہ جو عین پاک بھارت سرحد پر واقع ہے۔ اس میں ہندوؤں اور قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ اور سندھ میں محمود آباد اسٹیٹ ناصر آباد اسٹیٹ، نصرت آباد اسٹیٹ۔ کوٹ احمدیار وغیرہ یہ سب زمینیں انہیں ان کا بادا انگریز نے مستقبل کے عزائم کی تکمیل اور اس وقت کی خدمات کے عوض سونپ گیا تھا۔ تاریخی حقائق و شواہد کے پیش نظر ہمیں پختہ یقین ہے کہ سندھ میں اگر خدانخواستہ کبھی کوئی بڑی گڑبڑ ہوئی تو اس کے پس پردہ قادیانی اور ان کے مغربی آقا ہوں گے۔ اندریں حالات حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس پہلو سے صورت حالات کا جائزہ لے۔

ہم قادیانیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملادیں گے

مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں ٹانک کے علماء کرام کا عہد

ٹانک (نمائندہ ختم نبوت) جامع مسجد ٹانک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت مولانا غلام محمد منعقد ہوا جس میں ٹانک شہر کی مساجد کے علماء اور خطیب حضرات نے شرکت کی۔ علماء کے علاوہ کارکن اور عہدیدار بھی شریک ہوئے اجلاس کا آغاز مولوی عبدالصمد نے، تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ اس کے بعد امیر ختم نبوت مولانا غلام محمد نے ملتان کانفرنس کی کاروائی تفصیلات بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ اور مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ متحد ہوجائیں مکار دشمن سے ہوشیار رہیں کیونکہ قادیانی اور اسرائیل میں کوئی فرق نہیں۔ اجلاس میں علماء کرام نے عزم کیا کہ ہم قادیانیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملادیں گے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں مرزا طاہر کو انٹرپول پولیس کے ذریعے وطن واپس لا کر مقدمہ چلایا جائے۔ سکھر شہر میں رمضان شریف کے ایام میں مرزائیوں کی ایک مسجد پر دو بم پھینکے ہیں جس کی وجہ سے دو آدمی شہید اور بہت سے زخمی ہوئے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجرموں کو گرفتار کرکے عدالتی کاروائی کی جائے مولانا محمد اسلم قریشی اغوا ہوا ہے۔ جس کو دو سال پورے ہوگئے ہیں۔ اس کی بازیابی میں حکومت ٹال مٹول کررہی ہے۔ مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کرکے سخت سزا دی جاوے۔ کلیدی عہدوں پر فائز مرزائیوں کو فوراً ہٹایا جاوے کیونکہ یہ ملک کے دشمن اور جاسوس ہیں۔ جن لوگوں نے پشاور کے علماء کو دھمکی آمیز خطوط لکھے اور ٹیلی فون کئے ہیں۔ ان کو گرفتار کرکے سزا دی جاوے۔ اختتام پر پیر گل حلیم شاہ نے اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعا مانگی اس کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

۷۱۰، ۷۱۲، ۱۰۱۲، ۱۰۴۴، ۷۲۵، ۷۲۸، ۷۳۳، ۷۴۲، ۷۴۸، ۷۵۰، ۷۶۰، ۷۶۲، ۷۶۸، ۷۷۳، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۱، ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۷، ۸۰۲، ۸۰۵، ۸۱۱، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۱۷، ۸۲۰، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۹، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۶، ۸۴۸، ۸۶۲، ۸۷۲، ۸۸۰، ۸۸۲، ۸۸۴، ۸۹۲، ۸۹۶، ۸۹۷، ۹۰۲، ۹۱۲، ۹۱۴، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۲، ۹۲۵، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۸، ۹۴۳، ۹۵۲، ۹۵۵، ۹۶۱، ۹۶۸، ۹۷۹، ۹۸۵، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۶، ۱۰۰۳، ۱۰۰۷، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۸، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۹، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۴۱ ـــــ ضمنی آنے والے طلباء کے رول نمبر یہ ہیں: ر ۲۴۵، ۲۵۰، ۲۷۰، ۳۰۱، ۳۱۰، ۳۱۴، ۳۵۴، ۳۷۵، ۳۸۹، ۱۰۳، ۱۲۷، ۱۳۱، ۱۷۱، ۱۷۷، ۱۷۸، ۳۳۶، ۳۵۳، ۳۷۷، ۳۹۹، ۳۹۱، ۴۹۰، ۴۳۳، ۴۲۸، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۴۴، ۴۵۸، ۴۶۴، ۴۹۰، ۴۲۱، ۴۳۷، ۴۴۷، ۵۰۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۵۰، ۵۶۹، ۶۱۶، ۶۲۵، ۶۵۲، ۶۹۱، ۶۹۲،

۷۰۵، ۷۱۵، ۷۲۶، ۷۳۵، ۷۸۳، ۷۹۸، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۸، ۸۸۷، ۸۷۱، ۸۷۵، ۸۸۱، ۸۹۳، ۹۱۳، ۹۳۷، ۹۸۰، ۹۸۲، ۱۰۰۰، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۲۱، ۱۰۲۵، ۱۰۲۸، ۱۰۳۳ ـــــ ضمنی کامیاب ہونے والے طلباء کے رول نمبر یہ ہیں: ر ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۷۱، ۲۲۲،

کے لئے ڈیرہ سے گیارہ افراد پر مشتمل وفد محمد یامین الحسن گنگوہی ضلعی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کی قیادت میں مرکزی دفتر ملتان پہنچا۔ یہ وفد اسپیشل ٹرانسپورٹ میں سوار ہو کر ملتان پہنچا۔ مرکزی اجلاس میں شرکت کرنے والے اراکین کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ (۱) صاحبزادہ مولانا شمس الدین صاحب آف موسیٰ زئی شریف (۲) مولانا غلام رسول صاحب (۳) مولانا غلام محمد صاحب آف ٹانک امیر مجلس تحفظ ختم نبوت (۴) مولانا جانباز صاحب ناظم تبلیغ ٹانک (۵) قاری محمد علی جان صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت جنوبی وزیرستان وانا (۶) خواجہ محمد زاہد صاحب خازن ڈیرہ (۷) مولانا اللہ بخش صاحب (۸) جناب حاجی مہربان صاحب ناظم اعلیٰ ڈیرہ (۹) جناب اللہ رسایا صاحب آف بستی دین پور (۱۰) محمد شعیب گنگوہی مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں ضلع ڈیرہ کی جانب سے متعدد تجاویز پیش کی گئیں۔

بقیہ: آپ کے مسائل

لکھی ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ رہنمائی فرمائیں اور تفصیل کے ساتھ جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

جواب: یہ موت تو اس طرح لکھی تھی مگر اس نے اپنے اختیار سے خودکشی کی اس لئے اس کے فعل کو حرام قرار دیا گیا۔

ان صاحب سے دریافت کیجئے کہ اگر آپ کو کوئی شخص ماں بہن کی گالی دے ڈالے تو آپ کو اس پر غصہ تو نہیں آئیگا اگر آئے گا تو کیوں؟

ڈیرہ کے وفد نے مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں شرکت کی۔

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ سے گذشتہ دنوں مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس منعقدہ ۶ جولائی میں شرکت کرنے

بقیہ: حضرت نانوتوی ؒ

ہو تا گیا۔ آخری ایام میں بے ہوشی طاری رہنے لگی۔ آخرکار آپ کا انتقال ۴ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء کو پنجشنبہ کے روز بعد ظہر بمقام دیوبند ہوا۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی کی بہت سی تالیف ہیں۔ جن میں سے آب حیات، تقریر دلپذیر، ہدایۃ الشیعہ، قبلہ نما، تصفیۃ العقائد، تحذیر الناس، حجۃ الاسلام، میلہ خدا شناسی، مباحثہ شاہجہانپور، انتصار الاسلام، قبلہ نما وغیرہ مشہور ہیں۔

بقیہ: گستاخان رسول

قتال پر برانگیخت اور آمادہ کرتا تھا یہود دم بخود رہ گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے اور بعد ازاں آپ نے انسے ایک عہد نامہ لکھوایا کہ یہود میں سے آئندہ کوئی اس قسم کی حرکت نہ کرے گا۔

قتل کے وجوہ اور اسباب

روایات حدیث سے کعب بن اشرف کے قتل کے جو وجوہ اور اسباب معلوم ہو سکے ہیں، وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں دریدہ دہنی اور سب و شتم اور گستاخانہ کلمات کا زبان سے نکالنا۔ (۲) آپ کی ہجو میں اشعار کہنا (۳) فحشیات اور عشقیہ اشعار میں مسلمان عورتوں کا بطور تشبیب ذکر کرنا (۴) غدر اور نقض عہد (۵) لوگوں کو آپ کے مقابلہ کے لئے ابھارنا اور اکسانا اور ان کو جنگ پر آمادہ کرنا (۶) دعوت کے بہانہ سے آپ کے قتل کی سازش کرنا (۷) دین اسلام پر طعن کرنا۔

لیکن قتل کا سب سے قوی سبب آپ کی شان اقدس میں دریدہ دہنی اور سب و شتم اور آپ کی ہجو میں اشعار کہنا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول میں ص۸۵ تا ص۹۱ اس پر مفصل کلام کیا ہے۔

قادیانی نے ۴۶ ہزار روپیہ ہضم کر لیا
موت اسے ہضم کر گئی!

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) محکمہ انہار بہاولپور عرصہ دراز سے قادیانیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ محکمہ میں بیک وقت پانچ پانچ مرزائی اہم عہدوں پر فائز رہتے ہیں۔ اور اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے ہیں ان میں سے ایک آنجہانی غلام احمد بھی تھا۔ جو کہ سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر فائز رہا۔ اور اس نے اپنے اقتدار کے زمانے میں جب کہ چیف انجینئر بھی قادیانی ہی تھا۔ اور ان کا الوطنی لیول نظا اپنی سرکاری کوٹھی سے ملحقہ مکان پر ناجائز قبضہ کیا۔ اور اسے عبادت گاہ اور اپنی تنظیمی سرگرمیوں کا مرکز بنا دیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتجاج کیا۔ بمشکل مکان خالی کرایا گیا۔ تفتیش ہوئی تو اس کے ذمہ ۴۶۰۰۰ روپے واجب الادا تھے۔ آفیسر حضرات کے تبادلے ہوتے رہے۔ اس کی کوشش رہی کہ یہ جرمانہ معاف ہو جائے اس اثنا میں وہ مر گیا۔ اس کی بیوی نے درخواست دی حکام نے با وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ بالا رقم معاف کر دی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، گورنر اور وزیر آبپاشی کو ٹیلی گرام دیئے۔ اور کہا کہ مذکورہ بالا رقم عنایت خسروانہ کے طور پر معاف کر دی گئی تو قومی خزانہ کو نقصان پہنچے گا

بقیہ: امیر کے نام پیغام

پہلے ہی لندن پہنچ چکا ہے۔ ٹیلیفون سے ملنے والی اطلاع کے مطابق ان حضرات نے تبلیغی اور تنظیمی کام شروع کر رکھا ہے۔ برطانیہ میں تبلیغی پروگراموں کو نمٹانے کے بعد حضرت امیر مولانا خان محمد صاحب، حضرت مفتی صاحب، حضرت مولانا لدھیانوی، جناب باوا صاحب اور مولانا حسینی حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے جائیں گے جبکہ مولانا اللہ وسایا عنقریب پاکستان پہنچنے والے ہیں۔ حضرت امیر نائب امیر اور وفد کے دوسرے ارکان نے لندن سے تمام جماعتی بزرگوں کارکنوں اور اپنے احباب کو پر خلوص سلام بھیجا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے۔ کہ تمام احباب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ ہمیں اپنے تبلیغی مشن میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے آمین۔

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبہ میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

قربانی کی کھالیں

مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
امیرِ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کی اپیل

"مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان"

- جو ملت اسلامیہ کی واحد نمائندہ تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قائم کردہ ہے۔
- جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری دنیا میں سرگرم عمل ہے۔
- جس کو شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت حاصل رہی۔
- جس کے ملک بھر میں ۴۰ سے زیادہ دفاتر اور ۵۰ فاضل مبلغ کام سرانجام دے رہے ہیں۔
- جو لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتی ہے۔
- جس نے پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے ملک میں ۵۳ء، ۷۴ء، ۸۴ء میں کامیاب تحریکیں چلائیں۔
- جس کے مبلغین ہر سال بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تردیدِ قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں۔
- جس کے دو ہفت وار جرائد شائع ہوتے ہیں۔
- جس کے بارہ دینی مدارس اور مسجدیں ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔
- جس نے وفاقی شرعی عدالت پاکستان اور جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن کیس میں تاریخی کردار ادا کیا۔

اہم بات

- قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں وہاں دو مساجد و مدارس قائم ہیں جہاں سے حق کی آواز بلند ہو رہی ہے۔
- سانحہ ساہیوال شہداء کیس میں اب تک مجلس نے چونتیس ہزار روپے خرچ کئے۔
- حال ہی میں مجلس کا ایک وفد کینیا، جنوبی افریقہ، ماریشس اور ری یونین کا دورہ کر کے واپس آیا ہے۔ **اور اب پھر دورے پر گیا ہے**

یہ سب

اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں

آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔
مخیر دوستوں اور درد مندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ،

قربانی کی کھالیں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو دے کر اس کار خیر میں ہاتھ بٹائیں۔

رقوم جمع کرانے کیلئے

دفتر مرکزیہ مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان ملتان۔ ● مجلس تحفظِ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۷۶۳۳۸ ۔ جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر ۷۱۱۶۷
کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔